قانونی انتباہ — مصنف سے تحریری اطلاع کے بعد اس کتاب کی اشاعت کی اجازت ہے

نام کتاب : **عورت بے پردہ کیوں ہوگئی؟**

مؤلف : **مولانا غیاث احمد رشادی**

تعدادِ صفحات : ......۵۰......

تعدادِ اشاعت : ایک ہزار

کمپیوٹر پروسس : محمد مجاہد خان، رشادی کمپیوٹر سنٹر، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون: 9985359583

قیمت : Rs.15/- روپئے

## ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ-۶۷۵

احاطہ مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-انڈیا۔فون: 24551314

ویب سائٹ: www.rashadibooks.com

ای میل: garashadi@gmail.com

## ملنے کے پتے

- مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ نمبر-۶۷۵، احاطہ مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-فون: 24551314
- ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان، حیدرآباد-
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- فرید بک ڈپو، نئی دہلی، ممبئی، مدراس
- کلاسیکل آٹوموٹیو، 324 C.M.H. Road، اندرانگر، بنگلور-
- ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد-
- محمد مجاہد خان، اکبر باغ ملک پیٹ، فون: 9985359583

## فہرست مضامین


- پہلی نظر
- اسلام نے عورت پر احسان کیا
- بے حجابی فساد کی جڑ ہے
- اللہ اور رسول کی اطاعت
- عورتیں احکام رسول ﷺ کو تسلیم کرلیں
- پردہ کا پہلا حکم
- حضرت عمرؓ اور آیت حجاب
- حضرت زینبؓ اور آیت حجاب
- گناہ کے اسباب بھی گناہ ہیں
- بے پردگی گناہ کا ذریعہ ہے
- پردہ میں رہنا نئی بات نہیں ہے
- عورت میں حیا کا جوہر ہے
- دنیا کی بدترین قوم
- عورت کی قیمت حیا میں ہے
- اپنی نگاہیں نیچی رکھیں
- عورتیں غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں
- زینت کے اظہار کا حکم
- عورتیں اور دوپٹہ کا استعمال
- دوپٹہ اور آج کا فیشن
- پردہ کے چند احکام
- چند کوتاہیاں
- عورتیں پاؤں زور سے نہ رکھیں
- عورت کی آواز کا حکم
- برقع اور خوشبو
- چہرہ کا پردہ
- عورتیں بے پردہ کیوں ہوگئیں؟
- ہر مرد غور کرے
- حیا اور ایمان جڑواں بھائی ہیں
- حامی پردہ بن جائیے
- تعلیم اور بے پردگی
- باریک لباس نہ پہنیں
- بے لگام عورتوں کا انجام
- تنگ لباس کے نقصانات
- کیا عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟
- کیا ان سب سے پردہ نہیں؟
- دیور سے پردہ
- عورت کے معنی کیا ہیں؟
- عورتیں نامحرم کے ساتھ تنہا نہ رہیں
- ناز و ادا سے چلنے والی عورتیں
- بے پردگی کے نقصانات
- شرعی پردہ کے شرائط
- عورتیں ایسی جگہ نہ کھڑی ہوں
- اسکاٹ عیسائی لباس ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پہلی نظر

زمانۂ جاہلیت میں موجود بے حیائی و بے شرمی کی آگ کو نبی رحمت ﷺ کی طرف بھیجے گئے دین رحمت نے ابر رحمت بن کر بجھا دیا تھا، اس طرح بے شرمی و بے حجابی کا یہ داغ مٹا اور دنیا میں ان پاکیزہ نفوس نے حیا و حجاب کا وہ بے نظیر نمونہ پیش کیا، جس کو قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکتا اور پھر جیسے جیسے دور رسالت دور ہوتا گیا رنگ بھی بدلتا گیا اور مغربی تہذیب نے اس صنف نازک کو گھر کی چاردیواری سے نکالا اور جو قدر و قیمت اس کی حقیقت میں تھی اس کو شرم وحیا کے دائرہ سے نکال کر اس قدر و قیمت سے محروم کردیا جو فطری اور طبعی طور پر اس میں موجود تھی اسلام نے عورتوں کو شرم وحیا کی کشتی میں بٹھایا اور مغربی تہذیب کا ایسا طوفانی سیلاب ان کی طرف آیا کہ اس کشتی میں سوار بیشتر عورتیں اس طوفانی سیلاب کی زد میں آ گئیں اور اس نجات دینے والی شرم وحیا کی کشتی کے جو باہر ہوئیں تو فیشن پرستی اور آزادی نے ان کو اپنے دلدل میں پھنسالیا نتیجہ یہ ہوا کہ عفت وعصمت، حیاداری و پاکدامنی کا وہ وصف خاص جو اس عورت کا طرۂ امتیاز تھا اس سے جدا ہوگیا وہ عورت اپنی تہذیب سے دور اور اخلاق سے محروم ہوگئی شرم وحیا، دینی حمیت اور مذہبی غیرت کا دور دور تک نام ونشان نہ رہا۔

قابل صد تحسین اور لائق مبارکباد ہیں موجودہ دور کی وہ خواتین جو اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کررہی ہیں اور اسلامی احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پردہ میں رہنے کا پورا پورا لحاظ رکھ رہی ہیں اور اسی پردہ کے ذریعہ حقیقی معنی میں اپنے عورت ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔
محترم جناب عبدالحمید صاحب پروپرائیٹر الفھد حج وعمرہ گروپ حیدرآباد نے آج کل کی بے پردگی کو دیکھ کر بڑی فکر سے مجھ سے کہا کہ اس مضمون پر ایک مختصر کتاب لکھی جائے، چنانچہ یہ کتاب ان ہی کی درخواست پر لکھی گئی، میں شہر بنگلور کی معزز شخصیت محترم خالد محمد سیٹھ صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں بھرپور تعاون فرمایا، موصوف مکتبہ سبیل الفلاح کے خصوصی ممبر ومعاون ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت سے نواز دے۔ آمین۔

**مولانا غیاث احمد رشادی**

# اسلام نے عورت پر احسان کیا

اسلامی شریعت نے عورت کو جو مقام بلند عطا کیا اس احسان پر اس صنف نازک کو دل کی گہرائی سے پورے احساس واعتراف کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہونا چاہئے، اس لئے کہ جس عورت کی حفاظت عفت وعصمت کے بغیر ناممکن تھی اسی عفت وعصمت کی حفاظت کے اسباب وذرائع اسلام نے پیدا کئے، اسلام نے عورت کو ممتاز مقام پر رکھا کہ زندگی کے ہر موڑ پر اسلام اس کو عزت کی بلندیاں عطا کرتا ہے اسلام نے عورت کو احساس کمتری کا شکار ہونے سے اس طرح بچایا کہ اسکو گرے ہوئے مقام سے اٹھایا اور اونچا اور بلند مقام عطا کیا، جس عورت کو زمانۂ جاہلیت جانوروں سے بھی گری ہوئی چیز سمجھتا تھا اسی عورت کو اسلام نے ایسے شرف و مرتبہ سے نوازا کہ مرد کو حکم دیا گیا کہ تیرے بہتر ہونے کی دلیل یہ ہے کہ تو اپنی اس عورت کی نگاہ میں بہتر تسلیم کیا جائے، جس کو تو نے ایجاب وقبول کے ذریعہ اپنی بیوی بنالیا ہے۔

اس عورت کو ایسے مقام امتیاز میں لاکر اسلام نے کھڑا کردیا کہ باپ کو کہا جارہا ہے کہ اگر تو نے تین یا دو بچیوں کی پرورش کی اور ان کا مناسب جگہ نکاح کردیا تو تیری یہ لڑکی اور اس کے ساتھ تیرا یہ برتاو جنت میں داخلہ کا ذریعہ بن جائے گا اور اس عورت کو اسلام نے وہ خصوصی تمغہ عطا فرمایا کہ اولاد سے خطاب کرتے ہوئے کہا گیا کہ اگر تم واقعی جنت کے طلبگار رہو تو اللہ نے تمہاری وہ جنت تمہاری ماوں کے قدموں کے نیچے رکھی ہے، اب کوشش ومحنت کرتے رہو کہ تمہاری ماں تم سے خوش ہوجائے ان حقائق کو سمجھ لینے کے بعد کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے عورت پر ظلم کیا ہے اور اسلام نے عورت کو پیچھے ڈھکیل دیا ہے؟ دنیا کی جن قوموں نے عورت کو پیچھے ڈھکیل دیا تھا بلکہ اس کو انسان کی ایک جنس تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا اسلام نے ان عورتوں پر احسان کیا اور ان کی حقیقی حیثیت سے دنیا کو باخبر کردیا۔

# بے حجابی فساد کی جڑ ہے

اسلام نے عورت کیلئے پردہ کی قید اس لئے نہیں لگائی کہ اس کو خواہ مخواہ مقید کر دیا جائے اور مردوں کے مقابلہ میں اس کی حیثیت کو کم کر دیا جائے یا اس سے آزادی کا حق چھین لیا جائے بلکہ اسلام ایک دوربین اور حکمت ومصلحت کا حامل مذہب ہے اس نے عورت کی زیب وزینت اور اس کے لباس کے بارے میں جو جامع اور مفید حیا پر مبنی ہدایات دیئے ہیں وہ صرف اور صرف اس لئے ہیں تاکہ ان ہدایات کے ذریعہ بے حیائی کے بھیانک نتائج سے وہ عورت خود بھی محفوظ رہے اور پوری دنیا بھی اس کی بے حیائی پر مرتب ہونے والے مضر نتائج سے محفوظ رہے، گویا ایک عورت کا پردہ میں رہنا پورے معاشرہ کے سدھرنے کا ذریعہ اور ایک عورت کا بے پردہ ہونا پورے سماج کو داغدار بنانے کا موجب ہے، اسلام نے عورت کو محض چار دیواری میں بند کرنے کی نیت سے پردہ کو لازم قرار نہیں دیا، جیسا کہ کج فہم مجنونوں نے سمجھا ہے بلکہ اسلام نے عورت کو پردہ کی قید میں اسکی عفت کی حفاظت کے خاطر رکھا ہے، پردہ عورت کی حفاظت کا ذریعہ ہے' پردہ سے عورت کی ذات مجروح نہیں ہوتی بلکہ پردہ اس کی قیمت کی بقاء کا ذریعہ ہے۔

# اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت

بعض لوگ اسلامی احکامات کے سلسلے میں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اسلامی احکامات صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تک ہی محدود ہیں زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں گویا وہ آزاد اور خود مختار ہیں حالانکہ اسلامی احکامات مسلمان کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق ہیں، مسلمان کی زندگی کا کوئی پہلو اسلامی احکامات سے بے نیاز نہیں ہوسکتا، ہم بطور تمہید یہ بات اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ آج کل عام عورتیں نماز اور روزہ کے بارے میں تو یوں سمجھتی ہیں کہ وہ ان احکامات کی پابند ہیں لیکن پردہ اور اس جیسے دوسرے امور کے بارے میں اگر ان عورتوں کا جائزہ لیں تو ان کے اعمال سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسلام نے پردہ کے

بارے میں گویا انہیں کوئی حکم ہی نہیں دیا اور اس معاملہ میں وہ اپنے آپ کو مختارِ کل سمجھتی ہیں کہ جس سے چاہیں بے حجابانہ انداز میں گفتگو کریں جس سے چاہیں پوری طرح بے تکلف ہو جائیں، اس کے ساتھ چاہیں تنہائی میں بیٹھ جائیں، حالانکہ قرآن مجید صاف اعلان کرتا ہے کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا(الاحزاب/ ٣٦) اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیدیں کہ ان مومنین کو انکے اس کام میں کوئی اختیار باقی رہے۔یعنی اس اختیار کی گنجائش نہیں رہتی کہ خواہ کریں یا نہ کریں بلکہ عمل ہی کرنا واجب ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا۔

اس آیت کے نزول کی وجہ یہ تھی جیسا کہ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ کسی شخص کے غلام تھے، زمانہء جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازار عکاظ سے خرید لیا تھا ابھی عمر بھی کم تھی، آپ ﷺ نے خریدنے کے بعد ان کو آزاد کر کے یہ شرف بخشا کہ عرب کے عام رواج کے مطابق ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور ان کی پرورش فرمائی زید بن حارثہؓ جب جوان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انکے نکاح کیلئے اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینب بنت جحشؓ کا انتخاب فرما کر پیغام نکاح دیا حضرت زیدؓ پر چونکہ یہ عرفی عیب لگا ہوا تھا کہ آزاد کردہ غلام تھے اس لئے حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحشؓ نے اس رشتہ سے انکار کر دیا کہ ہم باعتبار خاندان ونسب کے ان سے اشرف وافضل ہیں، اس واقعہ پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی جس کے ذریعہ ہدایت دے دی گئی کہ جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کسی کو کسی کام کا حکم دیدیں تو اس پر وہ کام کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو گویا وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

اس آیت مبارکہ پر وہ عورتیں غور کریں جنہیں قرآن مجید پروردگار عالم کا یہ حکم سنا رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو حجاب میں رکھیں اور نبی ﷺ نے بار بار عورتوں کو پردہ کی تلقین فرمائی

ہے اس کے باوجود وہ اگر بے پردہ پھرنے کو جائز سمجھ رہی ہوں اور منع کرنے کے باوجود اس گناہ کی طرف اپنا قدم بڑھا رہی ہوں تو انہیں یہ جان لینا چاہئے کہ وہ ہدایت کی طرف نہیں بلکہ ضلالت وگمراہی کی طرف اپنا قدم بڑھا رہی ہیں۔

# عورتیں احکام رسول ﷺ کو تسلیم کرلیں

رسول اکرم ﷺ معصوم بھی ہیں رحمۃ للعالمین بھی ہیں، امت کیلئے مشفق ومہربان باپ بھی ہیں، ہادی ورہبر بھی ہیں، معلم ومقتدا بھی ہیں، آپ کی حیثیت یہیں تک محدود نہیں بلکہ آپ ﷺ امت کے حاکم بھی ہیں اور ہر پیش آنے والے لڑائی اور جھگڑے میں فیصلہ کرنے کے ذمہ دار حکم (جج) بھی ہیں۔

ایک مومن مرد اور ایک مومنہ عورت جب تک اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں رسول رحمت ﷺ کو حکم (جج) تسلیم نہ کرلیں اس وقت تک ان کا ایمان کامل ومکمل نہیں ہوسکتا کسی شخص کے مومن ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ہر حالت میں اس معاملہ میں اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کرے، اسی حقیقت کو سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ میں یوں بیان کیا گیا۔

**فَلاَ وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥**

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ ﷺ سے فیصلہ کرادیں پھر آپ کے اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور اس فیصلہ کو پورا پورا تسلیم کرلیں۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین ہونا چاہیے کہ حضور ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں بھی حکم (جج) تھے اور آپ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد بھی آپ ﷺ کی حیثیت وہی ہے اب آپ ﷺ کی شریعت کو حکم (جج) مانا جائیگا، اور جو معاملہ بھی پیش آجائے، پیارے پیغمبر ﷺ کی شریعت کی طرف رجوع ہوجائیں۔

اس آیت میں عورتوں کیلئے بھی سبق ہے کہ وہ پردہ کے معاملہ میں مغربی تہذیب کو اپنا حکم (جج) نہ بنائیں اور ہر معاملہ میں ان کی دی ہوئی ناپاک تہذیب کی اتباع اور پیروی نہ کریں بلکہ انہیں ایک مومن ومسلمان عورت ہونے کے اعتبار سے یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے ہماری حیا اور ہماری عفت وعصمت کی حفاظت کیلئے جو فیصلہ صادر فرمایا اور جو مفصل احکامات ہمیں دیئے اور قرآن مجید نے ہمیں جو ہدایات دیں وہ سارے احکامات اور وہ ساری ہدایات ہمیں منظور ہیں۔

یہ وہ جذبہ ہے جس کا مطالبہ ہمارا ایمان ہم سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والیوں اور رسول رحمت ﷺ کی امت کی فہرست میں رہنے والیوں کو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ اپنے رب حقیقی اور رسول عربی کے فیصلوں کو نظر انداز کردیں اور ان مجنونوں اور پاگلوں کے راستہ پر چلیں جن کو قرآن مجید نے جانوروں سے بدتر قرار دیا۔

## پردہ کا پہلا حکم

اسلام کے ابتدائی دور میں دیگر بہت سے احکامات کی طرح پردے کا بھی کوئی حکم نہیں تھا جس کی وجہ سے صحابہؓ اور صحابیات میں پردہ کا کوئی رواج بھی نہیں تھا بالراست نبی رحمت ﷺ کی تربیت میں رہنے والے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے دل بالکل پاک تھے وہاں کسی برائی کے جنم لینے کا تصور بھی نہیں ہوسکتا تھا لیکن اس کے باوجود اسلام نے گردو پیش کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پردے کے احکام نازل فرمائے جو اس امت کے ہر دور کیلئے مفید اور کارآمد اور اس امت کی حیا کی بقا کا ذریعہ ثابت ہوئے، پردہ سے متعلق پہلے پہل جو آیت نازل ہوئی وہ سورۂ احزاب کی یہ آیت ہے **وَاِذَاسَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذَالِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ** اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر (کھڑے ہوکر وہاں) سے مانگا کرو یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

عورتوں کے پردہ سے متعلق جو حکم نازل ہوا اس کے شان نزول کے بارے میں امام بخاریؒ کی دو روایتیں ہیں یہ دونوں روایتیں حضرت انسؓ ہی سے مروی ہیں۔

# حضرت عمرؓ اور آیت حجاب

پہلی روایت یہ ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس نیک و بد ہر طرح کے آدمی آتے جاتے ہیں اگر آپ ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کا حکم دیدیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے اس پر آیت حجاب (پردہ) نازل ہوئی۔

حضرت عمر فاروقؓ کا یہ قول بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ آپؓ نے فرمایا میں نے اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں موافقت کی یعنی اسلام کے تین احکامات کے بارے میں انکا حکم نازل ہونے سے پہلے میرے دل میں ان احکامات کے نازل ہونے کی تمنا اور آرزو پیدا ہوئی (۱) میں نے رسول رحمت ﷺ سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنالیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلّٰی اور میں نے رسول رحمت ﷺ سے یہ عرض کیا کہ آپ کی ازدواج مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے بہتر یہ ہے کہ آپ ان کو پردہ کرائیں اس پر آیت حجاب (پردہ) نازل ہوئی اور جب ازواج مطہرات میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں طلاق دیدیں تو کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تم سے بہتر ازواج عطا فرماویں چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ یہ حکم بھی نازل کیا گیا۔

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی بصیرت سے اس حقیقت کو بھانپ لیا تھا کہ اگر آپ ﷺ کے دور میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تو پھر تو یہ امت مرحومہ آگے چل کر مرد وزن کے اختلاط اور بے پردگی کی وجہ سے انسانیت کی حد سے نکل جائے گی اس لئے حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی مسلمان عورتوں کی حیا کی حفاظت فرمادی۔

# اُم المومنین حضرت زینبؓ اور آیت حجاب

حضرت انسؓ ہی کی روایت سے صحیح بخاری شریف میں یہ واقعہ بھی آیت حجاب کے پس منظر میں آیا ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ آیت حجاب کی حقیقت سے میں سب سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ میں اس واقعہ میں حاضر تھا جبکہ حضرت زینب بنت جحشؓ نکاح کے بعد رخصت ہوکر حرم نبوی ﷺ میں داخل ہوئیں اور مکان میں آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھیں آپ ﷺ نے ولیمہ کیلئے کچھ پکوایا اور لوگوں کو دعوت دی کھانے کے بعد کچھ لوگ وہیں جم کر آپس میں باتیں کرنے کیلئے بیٹھ گئے ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ بھی وہیں تشریف فرما تھے اور ام المومنین حضرت زینبؓ بھی اسی جگہ موجود تھیں جو حیا کی وجہ سے دیوار کی طرف اپنا رخ پھیرے ہوئے بیٹھی تھیں، ان لوگوں کے اس طرح دیر تک بیٹھنے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوئی آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور دوسری ازدواج مطہرات کے پاس ملاقات وسلام کیلئے تشریف لے گئے جب آپ پھر گھر میں واپس آئے تو یہ لوگ وہیں موجود تھے آپ کے لوٹنے کے بعد ان لوگوں کو احساس ہوا تو منتشر ہوگئے رسول ﷺ مکان کے اندر تشریف لائے تو تھوڑا سا وقت گزرا تھا کہ آپ پھر باہر تشریف لائے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں وہاں موجود تھا آپ ﷺ نے یہ آیت جو اسی وقت نازل ہوئی تھی پڑھ کر سنائی **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ** . الخ ہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بے بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کیلئے (آنے کی) اجازت دی جائے تو (جانا مضائقہ نہیں مگر تب بھی جانا) ایسے طور پر کہ اس کھانے کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھا کرو کیونکہ اس بات سے نبی ﷺ کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں۔

# گناہ کے اسباب بھی گناہ ہیں

امت محمدیہ ﷺ سے پہلے جو امتیں اور اقوام گزریں اور ان کی طرف جو شریعتیں بھیجی گئیں ان شریعتوں میں گناہ کو تو جرم قرار دیکر حرام قرار دیا گیا لیکن گناہ کے اسباب اور ذرائع (یعنی ایسے کام جو گناہ تک آدمی کو پہنچاتے ہوں) کو مطلق حرام قرار نہیں دیا گیا یہ امت محمدیہ کا امتیاز ہیکہ قیامت تک رہنے والی اس امت کیلئے تا قیامت رہنے والی شریعت کی حفاظت اس ممتاز انداز میں کی گئی کہ جہاں جرائم اور معاصی کو حرام قرار دیا گیا وہیں ان جرائم اور معاصی کے اسباب و ذرائع کو بھی حرام قرار دے دیا گیا۔

اس حقیقت کو ہم چند مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کریں گے تاکہ شریعت محمدیہ ﷺ کا یہ انداز واضح طور پر ذہنوں میں بیٹھ جائے۔

(۱) اسلام نے جہاں شراب کو حرام قرار دیا وہیں شراب کے بنانے، بیچنے، خریدنے اور کسی کو دینے کو بھی حرام قرار دیا حالانکہ شراب کا پینا صرف جرم ہے اس کے باوجود چونکہ شراب کا بنانا جرم کا سبب ہے۔ ایسا ہی شراب کا خریدنا اور بیچنا جرم کا سبب اور ذریعہ ہے اسی لئے شراب کے بنانے، بیچنے اور خریدنے کو بھی حرام قرار دے دیا گیا۔

(۲) شرک اور بت پرستی جرم عظیم ہے (اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ) جہاں شرک کو حرام قرار دیا گیا وہیں شرک اور بت پرستی کے اسباب یا اس کے مشابہ امور کو بھی شریعت محمدیہ نے حرام قرار دیا یہی وجہ ہے کہ نماز پڑھنا تو باعث ثواب ہے لیکن حکم ہے کہ سورج کے طلوع، غروب اور استواء کے وقت سجدہ نہ کیا جائے آخر یہ حکم کیوں دیا جارہا ہے؟ یہ شرک کے مشابہ ہے کہ جو لوگ سورج کی پرستش کرنے والے ہوتے ہیں ان کی اس میں مشابہت ہے، تو اسلام نے سبب جرم کو بھی حرام قرار دے دیا۔

بالکل اسی طرح شریعت نے زنا کو حرام قرار دیا زنا بڑا بھاری جرم ہے کہ جو کوئی اس جرم کا ارتکاب کرے گا وہ سنگسار یا رجم کی سزا پائے گا، شریعت محمدیہ نے جہاں زِنا جیسے جرم

کو حرام قرار دیا وہیں زنا کا ذریعہ اور سبب بننے والے سارے امور کو بھی حرام قرار دیا، کسی غیر عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا اگرچہ زنا نہیں لیکن یہ زِنا کا قریبی سبب ہے اس لئے اس کو بھی حرام قرار دیا، مرد کا عورت کو دیکھنا زنا نہیں لیکن چونکہ زِنا کا سبب ہے اس لئے اس کو بھی حرام قرار دے دیا گیا۔

## بے پردگی گناہ کا ذریعہ ہے

جن مثالوں سے ہم نے جس حقیقت کو سمجھایا ہے دراصل اس کا منشا اسی حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ عورتوں کا پردہ بھی شرعی اعتبار سے اسی لئے ضروری ہے کہ بے پردگی گناہ کا عموماً ذریعہ بن جاتی ہے، کسی جوان مرد کے سامنے کسی عورت کا بے پردہ ہونا اس مرد اور عورت کے گناہ میں مبتلا ہوجانے کا قریبی ذریعہ ہے یہ بات اسی طرح واضح ہے جس طرح سورج کے نکلنے پر دن کا ظاہر ہونا اور سورج کے ڈوبنے پر رات کا آجانا یہ وہ باتیں ہیں جن کو سمجھانے یا اس کیلئے دلائل قائم کرنیکی ضرورت نہیں بلکہ یہ بات مشاہدات وتجربات سے خود بخود سمجھ میں آجاتی ہیں۔

## پردہ میں رہنا......نئی بات نہیں ہے

ہم اس عنوان کے تحت اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتے ہیں کہ پردہ میں رہنا نئی بات ہے اور بے پردہ رہنا پرانی بات ہے حقیقت تو یہ ہے کہ پردہ حضرت آدم علیہ السلام ہی کے زمانے سے ہے اور دنیا کی کسی بھی شریعت نے بے پردگی کو جائز نہیں قرار دیا ہے، کسی بھی شریعت کے شریف افراد نے مردوں اور عورتوں کے بے حجاب اختلاط اور بے تکلفی کو جائز نہیں سمجھا ہے، عموماً یہ غلط فہمی ذہنوں میں ہے کہ پردہ ایک نئی چیز ہے جو اسلام نے مسلمانوں کے کاندھوں پر ڈالی ہے، ہم تفصیل میں گئے بغیر چند مثالوں سے اس حقیقت کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

(۱) جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام دونوں نے جنت کے اس درخت سے

کھالیا جس سے کھانے کومنع کر دیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے جنت کا لباس ان پر سے اتار لیا اس وقت حضرت حوا علیہا السلام اور حضرت آدم علیہ السلام نے فطری طور پر اپنے اندر موجود حیا کے دباو کی وجہ سے جو کام انجام دیا تھا وہ یہی تھا کہ وَطَفِقَا يَخۡصِفَانِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ کہ دونوں کے دونوں نے درخت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپانا شروع کیا ذرا غور کریں وہ لوگ جو عریانیت کے دلدادہ ہیں کہ کس طرح انسان اول اور خاتون اول نے ایسے موقع پر اپنی فطرت کے مطابق حیا کی بقاء کا بندوبست کیا اپنی بساط کے بقدر اپنے جسم کو چھپانے کی کوشش کی۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون اور فرعونیوں سے نجات پا کر مصر سے مدین پہنچتے ہیں تو حضرت شعیبؑ کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریوں کو پانی پلانے کیلئے الگ رو کے کھڑی ہوئی ہیں، حضرت شعیب علیہ السلام کی ان دونوں بیٹیوں کو ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مردوں کے اس ہجوم میں گھس کر اپنی بکریوں کو پانی پلائیں ان لڑکیوں نے یہ گوارا کیا کہ ان کی بکریاں ہجوم کے چلے جانے کے بعد بچے ہوئے پانی کو پیئں، بات یہیں تک ختم نہیں ہوجاتی بلکہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں لڑکیوں سے حالت دریافت کی اور ان کی بکریوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود پانی پلایا اور کنویں کا پتھر اپنے ہاتھوں سے خود اٹھایا اور یہ لڑکیاں جب اپنے گھر گئیں تو حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکی نے اپنے باپ سے اس امداد کا تذکرہ کیا اور وہ لڑکی اپنے باپ کے حکم سے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور انہیں اپنے باپ کا یہ حکم سنایا کہ ان کے باپ انہیں بلا رہے ہیں اس لڑکی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیچھے پیچھے چلنے کا حکم دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام خود آگے آگے چلنے لگے اس واقعہ کے دونوں پہلوؤں پر غور کیجئے کہ اس زمانے میں بھی عورتوں میں پردہ اور حیاداری کا کس قدر لحاظ تھا اگر حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں میں پردہ کا لحاظ نہ ہوتا تو وہ کنویں کے اطراف موجود ہجوم میں گھس جاتیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس لڑکی کو اپنے پیچھے پیچھے چلنے کا حکم دیا جس سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اس زمانے میں بھی پردہ کا لحاظ ہوتا تھا، آج کل جب پانی کی سپلائی کے لئے ٹینکر آتا ہے تو عورتیں مردوں کے شانہ بہ شانہ

پوری بے باکی کیساتھ ہجوم میں گھس کر پانی لیتی ہیں اور بعض مرتبہ تو مردوں کو ان کی اس جرات مندانہ اقدام کی وجہ سے پیچھے ہوجانا پڑتا ہے محض پانی کی خاطر پردہ کو بالائے طاق رکھنا کہاں کی عقلمندی ہے؟۔

(۳) ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ ولیمہ کی دعوت کے موقع پر حضور ﷺ کے حجرۂ مبارک میں صحابہء کرام کی موجودگی میں جس انداز سے بیٹھی تھیں اس کو یوں بیان کیا گیا کہ " وَهِيَ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ"، یعنی اُم المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ اپنا رخ دیوار کی طرف پھیرے ہوئے بیٹھی تھیں، حالانکہ ابھی پردہ کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے، اس صورت حال سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر دور کی شریف عورتوں میں پردہ اور حیاداری کا احساس موجود تھا۔

(۴) کسی بھی زمانہ میں عورتوں اور مردوں میں بے محابا اختلاط اور بے تکلف ملاقات وگفتگو کا رواج شریف اور نیک لوگوں میں نہیں تھا، قرآن مجید میں جس جاہلیت اولی اور اس میں عورتوں کی بے پردگی کا ذکر ہے وہ بھی عرب کے شریف خاندانوں میں نہیں تھا بلکہ باندیوں اور آوارہ عورتوں میں اس قسم کی بے پردگی کا رواج تھا زمانہء جاہلیت کے عرب کے شریف خاندان کے افراد اس کو معیوب سمجھتے تھے، خود ہمارے ہندوستان میں ہندو، بدھ مت اور دوسرے مشرکانہ مذاہب سے تعلق رکھنے والے شریف افراد اور (ان کے ذہن کے اعتبار سے) اعلیٰ ذات کے لوگوں میں بھی عورتوں کے درمیان بے محابا اختلاط گوارا نہیں تھا۔

(۵) آپ حضرات آج بھی مہاڑواڑی قوم کو دیکھیں گے کہ ان کی عورتیں اپنے چہرہ کو چھپاتی ہیں، فطری طور پر جو شرم وحیا ایک عورت میں ہونی چاہیئے، اس کا کم ازکم وہ اظہار تو کرتی ہیں، اگر چہ کہ ان عورتوں کا یہ پردہ حقیقی اسلامی پردہ نہیں ہے۔

# عورت میں حیا کا جوہر ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کی جسمانی ساخت الگ بنائی ہے اسی طرح عورتوں کی جسمانی ساخت بھی الگ بنائی ہے،اور جس طرح مردوں کی صلاحیتیں اور جواہر الگ ہیں اسی طرح عورتوں کی صلاحیتیں اور جواہر بھی الگ ہیں،مردوں میں فطری طور پر بہادری، ہمت، جرأت،طاقت اور محنت کا جذبہ عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے اور عورت میں صبر برداشت، اعراض اور حیا کا جوہر مرد کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے،عورتوں کے اندر کی یہی حیا انہیں پردہ میں رہنے اور اپنے جسم کو چھپانے پر آمادہ کرتی ہے۔

فطری حیا کا جوہر ہر عورت میں ہوتا ہے لیکن ماحول اور حالات اس کے اس جوہر کو ختم کرنے لگتے ہیں،غلط ماحول، بری سوسائٹی اور غلط رہبری اس عورت کے اس فطری احساس کو ختم کردیتی ہیں پھر وہ برسرعام عریاں ہونا کوئی معیوب نہیں سمجھتی،دنیا کے یہ موجودہ مکروہ ترین مناظر درحقیقت یورپین اقوام کی بے حیائی اور فحاشی کی پیداوار ہیں۔

# دنیا کی بدترین قوم

یوروپ کی بدترین تہذیب نے دنیا کو ترقی کے نام پر کیا دیا؟ وہی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں،اسی بدترین قوم نے چاردیواری میں اپنی عزت وناموس کی حفاظت میں رہنے والی خاتون کو سڑکوں پر عریاں ونیم عریاں کرکے ٹھہرا دیا۔

اسی نے عورت کی عفت وعصمت کی چادر کو تار تار کردیا اور مردوں کے شانہ بہ شانہ لاکھڑا کیا اور اس عورت کی فطری کمزوری کا استحصال کیا،اسی بدترین قوم نے عورت کو اسٹیج کی زینت بنادیا،جس کی حقیقی ساخت کو دیکھ کر ہزاروں نگاہیں زہر آلود ہوگئیں۔

اس بدترین قوم نے عورت کو اپنے شوہر کی خدمت سے نکالا اور ہر قسم کے آدمی کے جھوٹے برتن اٹھانے اور ان کے ہر حکم پر لبیک کہنے والا بنایا اور ایر ہوسٹس جیسا حسین خطاب دے کر دھوبن اور بھنگی کی طرح ان سے کام لیا،ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ

اسی مخصوص لباس میں ملبوس ایرہوسٹس اپنے آفیسر کے حکم پر ہوائی جہاز میں اتفاقی طور پر ہی سہی بیت الخلاء (TOILET) صاف کررہی ہے،اس ایرہوسٹس کے گھر کی خدمت کوئی اور خادمہ کررہی ہوگی اور یہ ہرایرے غیرے کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہائے افسوس!

اس بدترین قوم نے عورت کواپنی اولاد کی خدمت،محبت،لاڈو پیار،نگہداشت اوران کی تربیت کے فرائض سے محروم کردیااور بازاروں کے بڑے بڑے دوکانوں میں گاہکوں کی نگاہوں کا سامان بنادیا۔ اس بدترین قوم نے اس عورت کوفلمی اڈوں،کلبوں اوردفاترمیں پہنچادیا جہاں اس کی دلفریب اداوں سے ہرکوئی لطف اندوز ہوتا ہے۔

## عورت کی قسمت حیا میں ہے

جس طرح اس گھر میں رہنے کوکوئی عقلمند پسندنہیں کرتا جس گھرمیں ابھی کھڑکیاں اور دروازے ہی نہ لگے ہوں،اس کپڑے کوکوئی پہننا ہی پسندنہیں کرتا جس کوابھی باقاعدہ طور پرسیا ہی نہ گیا ہواوراس خط کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جس پرمہر ہی نہ لگی ہواسی طرح اس عورت کی بھی کوئی قیمت نہیں ہوتی جس پرحیا کی مہر نہ لگی ہوایک حیادارعورت اور بے حیا عورت میں یہی فرق ہے کہ سلیم الفطرت انسان ان میں سے ایک کوعزت کی نگاہ سے دیکھتا ہےتودوسری کوذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایک کوشریف کا خطاب دیاجاتا ہےتودوسری کوذلیل وبدتر کہاجاتا ہے ایک کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہوتا ہے تودوسری کا تذکرہ برائی کے ساتھ ہوتا ہے ایک قابل تعریف وعظمت ہوتی ہے تودوسری لائق مذمت ہوتی ہے ایک معاشرہ کیلئے باعث فخروسرور ہے تودوسری سبب ننگ وعار ہے ایک سماج کیلئے نعمت ہے تو دوسری سماج کیلئے زحمت ہے۔

اگرعورتیں اسلامی شریعت کے ان پردہ کے احکامات پر یہ سوال کرتی ہیں کہ انہیں کیوں چہاردیواری میں رہنے کوکہاجارہا ہے انہیں کیوں بلاضرورت گھرسے باہر نکلنے سے روکا جارہاہے،انہیں کیوں مردوں کے دوش بہ دوش چلنے سے منع کیاجارہاہے انہیں برقع کے

اندر محدود ومحبوس کیوں کیا جارہا ہے تو اسکا جواب سوائے اس کے کیا دیا جاسکتا ہے کہ اے عورت! مغربی تہذیب نے تجھ کو ایک بیکار پتھر کی طرح سمجھا کہ وہ چاہے تو سڑک پر پڑا رہے چاہے تو بر سر بازار کھڑا رہے، مگر اے عورت! تجھے نہ صرف شکرادا کرنا چاہئیے بلکہ اس پروردگار کے روبرو سجدہ میں پڑ جانا چاہیے جس نے تیری حفاظت کی خاطر تجھے چہار دیواری میں رہنے کا حکم دیا اس شریعت کے لانے والے پیغمبر کے احسانات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اے عورت! تجھے بار بار اس نبی رحمت ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے جس نے تجھے سونے چاندی، ہیرے، جواہرات اور یاقوت وزبرجد سے زیادہ قیمتی جانا اور تیری عفت وعصمت کی چادر کو محفوظ رکھنے کی خاطر تجھے گھر کے اندر رہنے کی تلقین کی۔

وہ لوگ جو عورت کو آزاد رکھنے کے خواہشمند ہیں وہ مجھے بتائیں کہ سونے اور چاندی، ہیرے اور جواہرات کو کیا سڑک پر رکھ کر بے نیاز ولا پرواہ ہو جائیں گے؟ نہیں! سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی قیمت ان کے نزدیک اتنی ہے کہ ان کو تو گھر کے اندر کی کسی محفوظ کوٹھڑی میں محفوظ ومقفل مضبوط ووزنی الماری کے لاکر میں رکھتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے، حفاظت بھی اس کی اسی قدر کی جاتی ہے دس اور پچاس کی نوٹوں کو سامنے کی جیب میں رکھتے ہو، سو اور پانچ سو کی نوٹ کو اندر کی جیب میں رکھتے ہو کیوں؟ اس کی حفاظت کی خاطر ہی تو رکھتے ہو؟ اسلام نے بڑا احسان کیا کہ عورت کی قدر ومنزلت کو پیش نظر رکھا اور اس کی عفت وعصمت کی حفاظت فرمائی اور ایسے قوانین واحکام نازل فرمائے، جن سے عورت واقعی محفوظ ہوتی ہے اور اسکی قیمت بھی برقرار رہتی ہے۔

جس روپیہ پر حکومت کی مہر نہ ہو اس روپیہ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی سو روپیہ کی وہ نوٹ جس پر حکومت کا طے شدہ نمبر اور مہر نہیں ہوتی اسکی قیمت صرف پچاس یا پچیس پیسے ہے وہ سو کی نوٹ جس پر حکومت کا متعینہ نمبر بھی ہے مہر بھی ہے اس کی قیمت واقعی سو روپے ہے بالکل اسی طرح اس عورت کی قیمت جس میں حیا نہ ہو، حجاب کا لحاظ نہ ہو پردہ کی اہمیت نہ ہو، ہر ایک کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی عادی ہو، بے محابہ مردوں سے اختلاط کی خواہشمند ہو،

بے تکلف مردوں سے گفتگو کرنے میں اس کو عار نہ ہو، اس عورت کی قیمت بھی سوائے پچیس پچاس پیسے کے اس نوٹ کے اور کچھ نہیں ہے لیکن اس کے مقابلہ میں وہ عورت جو پردہ میں ہو حیا کے ساتھ ہو اس کی حیا اس کو اختلاط سے روکتی ہو اس کی قیمت صدفی صد ہے حقیقت یہی ہے کہ اس عورت نے اپنی قیمت نہیں جانی جس نے حیا کا دامن اپنے ہاتھوں سے چھوڑ دیا اس کی عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جا سکتا ہے؟

# اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذَالِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥ (النور: ۳۰)

آپ مسلمانوں مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں یعنی جس عضو کی طرف مطلق دیکھنا ناجائز ہے اس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے جائز نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا وغیرہ داخل ہے، یہ ان کیلئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور اس کے خلاف میں آلودگی ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں، اور اسی طرح مسلمان عورتوں سے کہد یجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

بدنگاہی (یعنی نامحرم عورت کو دیکھنا) ہر قسم کی فحش کاری اور بدکاری کا سب سے پہلا دروازہ ہے اسی چور دروازے سے ایک آدمی زنا جیسے بدترین، گناہ تک پہنچتا ہے، اسلام نے فساد و بگاڑ کی اس جڑ ہی کو اکھیڑ دیا اور صاف اور واضح انداز میں یہ حکم سب سے پہلے مردوں کو اور پھر عورتوں کو دے دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، جب آدمی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پیش نظر رکھکر واقعی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے گا اور کسی نامحرم کی طرف نگاہیں نہیں رکھے گا تو ایسے شخص کیلئے زنا جیسے بدترین جرم میں پڑنے کا دروازہ ہی بند ہو جائے گا،

نگاہ پست اور نیچی رکھنے سے مراد اپنی نگاہ کو ان چیزوں سے پھیر لینا ہے جن کی طرف دیکھنا شرعاً ناجائز اور منع ہے، غیر محرم عورت کی طرف بری نیت سے دیکھنا حرام اور بغیر کسی نیت کے دیکھنا مکروہ ہے اور ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو کسی بری نیت کے بغیر دیکھے، اس آیت سے یہ حکم بھی ملے گا کہ کسی عورت یا مرد کے ستر شرعی پر نظر ڈالنا بھی منع ہے ہاں! علاج معالجہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں، کسی کا راز معلوم کرنے کیلئے اس کے گھر میں جھانکنا اور ہر وہ کام جس میں نگاہ کے استعمال کرنے کو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے اس حکم میں داخل ہے۔

اس آیت میں جہاں نگاہوں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا وہیں شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم بھی دیا گیا، مفسرین نے شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد یہ لیا ہے کہ نفس کی خواہش پورا کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سب سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔

فتنۂ شہوت کا سب سے پہلا سبب نامحرم پر نگاہ ڈالنا ہے اور اس کا آخری نتیجہ زنا ہے ان دونوں کو صراحۃً ذکر کر کے حرام کر دیا گیا اور انکے درمیانی چیزیں یعنی، باتیں کرنا، مردوں اور عورتوں کا اختلاط، ہاتھ لگانا وغیرہ اس حکم میں ضمناً آ گئے جن سے بچنا بھی ضروری ہے ابن کثیر نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا نظر ایک زہریلا تیر شیطان کے تیروں میں سے ہے جو شخص باوجود دل کے تقاضے کے اپنی نظر پھیر لے تو میں اس کے بدلے اس کو ایسا پختہ ایمان دوں گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

صحیح مسلم نے حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہیکہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا اگر بلا ارادہ اچانک کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے تو کیا کرنا چاہیے۔ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اپنی نظر اس طرف سے پھیر لو حضرت علیؓ سے جو منقول ہے کہ پہلی نظر تو معاف ہے دوسری گناہ ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ پہلی نظر جو بغیر ارادہ کے اچانک پڑ جائے وہ غیر اختیاری ہونے کی وجہ سے معاف ہے اور ارادہ کے ساتھ نامحرم پر پہلی نظر بھی معاف

نہیں ہے، اور یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پہلی نظر معاف کا مطلب یہ نہیں کہ نظر پڑنے کے بعد دیکھتے ہی رہ جائیں، بلکہ بلاارادہ جونظر اتفاق سے پڑ جاتی ہے فوراً اس طرف سے اپنی نظر ہٹالی جائے۔

# عورتیں غیرمحرم مردوں کو نہ دیکھیں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ .الخ . (النور/ ۳۱)

آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، جس طرح مردوں کونظریں پست رکھنے کا حکم دیا گیا اسی طرح اس آیت میں عورتوں کوبھی یہ حکم دیا گیا کہ وہ بھی اپنی نظریں پست رکھیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کواپنے محرم یعنی باپ،شوہر، بیٹا وغیرہ کے علاوہ دوسرے کسی مردکو دیکھنا ممنوع اورحرام ہے اسی آیت کوپیش نظر رکھتے ہوئے اکثر علماء کرام کا قول یہ ہے کہ غیرمحرم مرد کو دیکھنا عورت کیلئے مطلقاً حرام ہے،خواہ شہوت اور بری نیت سے دیکھے یا بغیرکسی نیت وشہوت کے دیکھے، بہرصورت حرام ہے،اس قول کے قائل علماء نے حضرت ام سلمہؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ایک روز حضرت ام سلمہؓ اورحضرت میمونہؓ دونوں حضور ﷺ کے ساتھ تھیں اچانک حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ نابینا صحابی آ گئے اور یہ واقعہ پردہ کے احکامات کے نازل ہونے کے بعد پیش آیا تھا تو حضور ﷺ نے دونوں (اُم سلمہ اور میمونہؓ) کوحکم دیا کہ وہ ان سے پردہ کریں،حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! وہ تو نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ ہمیں پہچانتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہوتم توان کودیکھ رہی ہو؟ یہ حدیث ان اکثر علماء کے قول کیلئے دلیل ہے کہ عورت کسی نامحرم کو نہ دیکھئے،دوسرے بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ بغیرشہوت کے غیرمردکو دیکھنے میں عورت کیلئے مضائقہ نہیں ان علماء کرام نے حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مسجد نبوی کے احاطہ میں کچھ حبشی نوجوان عید کے روز اپنا سپاہانہ کھیل دکھا رہے تھے حضور ﷺ اس کھیل کو دیکھ رہے تھے حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کی آڑ میں کھڑے ہوکران

کا کھیل دیکھا اوراس وقت تک دیکھتی رہیں جب تک کہ خود ہی اس سے اکتا گئیں حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کوان کے اس عمل سے نہیں روکا،ان علماء نے اس حدیث کو بنیاد بنا کرفرمایا کہ اگرعورت کا مردکو دیکھنا ناجائز یا حرام ہوتا تو حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کوان حبشی مردوں کو دیکھنے کی اجازت نہ دیتے۔

اس بات پرتو سارے ہی علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اگرعورت شہوت کی نظر سے مردکو دیکھتی ہےتو وہ حرام ہےاوربغیرشہوت کے دیکھنا اگرچہ کہ حرام نہیں لیکن خلاف اولی ہے

## زینت کے اظہار کا حکم

وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّامَاظَهَرَ مِنۡهَا اوراپنی زینت کے مواقع کوظاہرنہ کریں مگر جواس میں سے کھلا ہی رہتا ہے۔

قاضی بیضاوی اورخازن نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کیلئے اصل حکم یہ ہے وہ اپنی زینت کی کسی چیزکوبھی ظاہرنہ ہونے دے بجز اس کے جونقل وحرکت اورکام کاج کرنے میں عادۃً کھل ہی جاتی ہیں ان میں برقع اورچادربھی داخل ہیں،اور چہرہ اورہتھیلیاں بھی،اس لئے کہ جب عورت کسی مجبوری اورضرورت سے باہرنکلتی ہےتو برقع چادروغیرہ کا ظاہرہونا تو یقینی ہے،اورلین دین کے موقع پربعض اوقات چہرہ اورہتھیلیاں بھی کھل جاتی ہیں تو وہ بھی معاف ہیں گناہ نہیں لیکن یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ اس آیت سے اس بات کی اجازت نہیں ملتی کہ مردان عورتوں کے چہرہ اورہتھیلیوں کودیکھیں،مردوں کو چاہیے کہ وہ ایسے موقعوں پربھی اپنی نگاہیں پست رکھیں، اگرعورتیں ایسے موقعوں پر چہرہ اورہتھیلیاں کھولنے پرمجبور ہوجائیں تو مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں امام مالکؒ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے کہ غیرمحرم عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں پرنظرکرنا بھی بغیرضرورت جائزنہیں،امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ اگرچہ عورت کا چہرہ اورہتھیلیاں سترعورت کے حکم میں نہیں ہے مگرغیرمحرم مردوں کوانکا دیکھنا بلا

ضرورت شرعیہ جائز نہیں ،جن فقہاء کرام نے عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں کے دیکھنے کو جائز قرار دیا ہے وہ بھی اس بات پر صد فی صد متفق ہیں کہ اگر فتنہ کا اندیشہ ہوتو چہرہ کا دیکھنا بھی ناجائز ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ عورت کے حسن اور زینت کا اصل اور حقیقی مرکز تو اس کا چہرہ ہی ہے اسی سے فتنے کے دروازے کھل جاتے ہیں،اور آج کے اس پرفتن دور میں تو اسکی قباحت کے بارے میں کوئی دورائے ہو ہی نہیں سکتی،اس آیت سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ عورت کیلئے اپنی زینت کی کسی چیز کو مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں سوائے ان چیزوں کے جو خود بخود ظاہر ہو ہی جاتی ہیں،یعنی کام کاج اور نقل وحرکت کے وقت جو چیزیں عادۃ کھل جاتی ہیں اور عادۃً ان کا چھپانا مشکل مسئلہ ہوتا ہے وہ اعضاء مشتنی ہیں ان اعضاء کے اظہار کرنے میں کوئی گناہ نہیں یعنی برقع ،چادر، چہرہ اور ہتھیلیاں۔

# عورتیں اور دوپٹہ کا استعمال

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اسلام نے عورتوں کو نہ صرف پردہ کا حکم دیا بلکہ پوری وضاحت کے ساتھ پردہ میں رہنے کیلئے جن صورتوں اور مشکلوں کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے ان صورتوں کو بھی مختلف طریقوں سے واضح کر دیا،چنانچہ اس آیت میں عورتوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں میں ڈالے رہا کریں

ظاہر ہے کہ عورت اگر قمیص یا اس کے مانند کوئی لباس پہنتی ہے تو سینہ تو اس سے ڈھک ہی جاتا ہے لیکن قمیص کی سلوائی اکثر وبیشتر اس نوعیت کی ہوتی ہے کہ سامنے سے گریبان کھلا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے سینہ کی ہیئت قمیص کے ہونے کے باوجود ظاہر ہوتی ہے سینہ کے اس ابھار کی ہیئت کو چھپانا بھی عورت کی فطرت اور طبیعت ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی احکامات سے نا آشنا عورتیں بھی اس حصہ کے چھپانے کو پسند کرتی ہیں (سوائے مغربی تہذیب کی بے حیا عورتوں کے ) اسی فطری اور طبعی تقاضہ کے پیش نظر اور ہر قسم کے فتنہ سے عورت کو بچانے کی غرض سے شریعت نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے دوپٹے کو سینوں پر ڈالے رہیں تاکہ پردہ کا پورا پورا لحاظ

ہو۔

# دوپٹہ اور آج کا فیشن

اس آیت میں دوپٹہ کیلئے خمر کا لفظ استعمال کیا گیا جو خمار کی جمع ہے اور خمار اس کپڑے کو کہتے ہیں، جو عورت سر پر استعمال کرے اور اس سے گلا اور سینہ بھی چھپ جائے اس آیت کے ذریعہ دراصل زمانہء جاہلیت کی اس رسم کو مٹایا گیا ہے جو عورتوں میں دوپٹہ کے استعمال سے متعلق تھی عورتیں دوپٹہ سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے پشت پر چھوڑ دیتی تھیں جس سے گریباں، گلا، سینہ اور کان سب کھلے رہتے تھے اس آیت کے ذریعہ اس بے حیائی پر مبنی رسم کو مٹایا گیا اور مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوپٹہ کے دونوں پلو ایک دوسرے پر اس طرح ملا کر رکھیں کہ سارے اعضاء زینت چھپ جائیں۔

آج کل کی خواتین نے زمانہء جاہلیت کی اس رسم بد کو الٹ کر ایک نیا طریقہ اختیار کرلیا کہ دوپٹہ صرف سینہ پر ہے گریبان اور چہرہ کھلا ہے، اور سر کے بال کھلے ہیں اسکی کوئی پرواہ نہیں ہے اور دوپٹہ بھی آج کا حقیقی دوپٹہ نہیں جس سے اعضاء حقیقی معنی میں چھپ جائیں بلکہ ایسے دوپٹے اس زمانہ کا معمول بن گئے ہیں جن کے استعمال کو کوئی عورت معیوب نہیں سمجھتی کہ ایسے پتلے اور باریک کہ جن کے استعمال سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا صرف عورت کو ایک قسم کی طمانیت ہو جاتی ہے کہ اس کے سینہ پر کوئی کپڑا موجود ہے حالانکہ وہ دوپٹہ جس غرض سے پہنا جاتا ہے وہ غرض ہی وہاں مفقود ہے جو کہ حقیقت میں مقصود ہے۔

آج عورتوں کی بے حیائی نے پارچہ فروش حضرات کو عملاً مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی دکانوں پر ایسے ہی دوپٹے فروخت کریں جن سے جسم کے اعضا جھلکتے ہوں، یہی وجہ ہے کہ ایک مہذب، شریف، حیادار اور پردہ کی قائل عورت جب کسی دکان پر پہنچتی ہے اور جسم کو چھپانے والے دوپٹہ کا مطالبہ کرتی ہے تو یہی جواب ملتا ہے کہ اب اس زمانہ میں ایسے دوپٹہ کون استعمال کرتے ہیں؟ جستجوئے بسیار کے باوجود ایسے دوپٹے ملنا مشکل ہے، اب شریف اور پردہ نشین خواتین کیلئے ایک ہی صورت رہ جاتی ہے کہ وہ خود ایسے کپڑوں سے دوپٹہ تیار کریں جن سے ان

کی غرض پوری ہواور جسم چھپ جائے۔

# پردہ کے چند احکام

وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلاَّ لِبُعُوْلَتِهِنَّ . الخ (سورہ نور/ ۳۱) حجاب اور پردہ کے احکام الگ ہیں اور ستر کے احکام الگ ہیں، جن اعضاء کو عورت اپنے محرم مردوں کے سامنے نہیں کھول سکتی ان کا کھولنا کسی مسلمان عورت کے سامنے بھی جائز نہیں ہاں! علاج معالجہ وغیرہ کے موقعوں پر ضرورت کے بقدر ستر کے کھولنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سورۂ نور کی اس آیت میں عورتوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنی زینت ظاہر ہونے نہ دیں یعنی کسی اجنبی مرد کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ظاہر ہے کہ اگر عورت کو ہر مرد کے سامنے زینت کے ظاہر کرنے سے منع کردیا جاتا تو اس میں عورت کیلئے دشواری ہی دشواری ہوتی اور اس کا جینا مشکل ہوجاتا اس لئے اسلام نے مردوں کی ایک فہرست جاری کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اس فہرست میں آنے والے مرد اس حکم میں مستثنیٰ (جدا) ہیں، چنانچہ اس آیت میں آٹھ قسم کے محرم مردوں کو مستثنی قرار دیا گیا کہ عورت اپنے ان آٹھ قسم کے محرم مردوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کرسکتی ہے، ان آٹھ کے علاوہ اور چار دوسری قسم کے افراد کو بھی اس حکم میں شامل کیا گیا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

- عورت کیلئے سب سے پہلے اسکا شوہر ہے جس سے بیوی کے کسی بھی عضو کا پردہ نہیں اگر چہ اعضائے مخصوصہ کو بلاضرورت دیکھنا خلاف اولی ہے لیکن شریعت اس کو ناجائز نہیں کہتی۔
- عورت کا باپ جس میں اس کے دادا، پردادا سب داخل ہیں
- عورت کے شوہر کا باپ اس میں بھی دادا اور پردادا سب داخل ہیں
- عورت کے اپنے لڑکے جو اس کے بطن سے ہوئے ہوں
- عورت کے شوہر کے لڑکے جو اس کی کسی دوسری بیوی سے ہوئے ہوں
- عورت کے حقیقی بھائی اس میں علاتی بھائی یعنی باپ شریک بھائی اور اخیافی بھائی یعنی ماں شریک بھائی۔ محرم بھائی صرف اتنے ہی ہیں، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، چچازاد بھائی، تایازاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی یہ سب اجنبی مردوں کے حکم میں ہیں عورت کو چاہئے

کہ وہ ان سے بھی پردہ کرے۔

- عورت کے بھتیجے یعنی بھائیوں کے لڑکے، صرف حقیقی بھائی یا علاتی یا اخیافی بھائی کے لڑکے ہی اس میں داخل ہیں، ان کے علاوہ رشتوں کے جو بھائی ہیں وہ اس فہرست میں داخل نہیں ہیں۔
- بھانجے یعنی حقیقی، علاتی اور اخیافی بہنوں کے لڑکے
- اپنی عورتیں یعنی ایک مسلمان عورت اپنی زینت کا اظہار دیگر تمام مسلمان عورتوں کے سامنے کرسکتی ہے یعنی ان اعضاء کا کھولنا ان مسلمانوں کے سامنے درست ہے جو اپنے باپ بیٹوں کے سامنے کھولے جاسکتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ کافر مشرک عورتوں سے بھی پردہ واجب ہے، کافر ومشرک عورتیں غیرمحرم مردوں کے حکم ہی میں ہیں اس سلسلہ میں ائمۂ مجتہدین کا اختلاف ہے، بعض نے کافرعورتوں کو غیرمحرم مردوں کے برابر قرار دیا اور بعض نے مسلمان اور کافرعورتوں کے درمیان کوئی حرج نہیں کہا ہے، البتہ بعض علماء نے کافرعورتوں سے پردہ کو مستحب قرار دیا ہے۔
- وہ جوان عورتوں کے مملوک ہیں یعنی عورتوں کے غلام یا ان کی باندیاں، اکثر ائمہ کے نزدیک اس سے مراد صرف باندیاں ہیں غلام اس میں داخل نہیں، بہرحال اس دور میں غلام اور باندیوں کا رواج نہیں جس کی وجہ سے تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہی
- ایسے بدحواس مرد جن کو عورتوں کی طرف کوئی رغبت اور دلچسپی ہی نہ ہو، بعض مرد آج بھی ایسے ہوتے ہیں جو عورتوں کی زینت اور حسن سے متعلق گفتگو اور عورتوں سے رغبت وغیرہ سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔
- وہ نابالغ بچے جو ابھی بلوغ کے قریب نہیں پہنچے، اور ایسے بچے جو عورتوں کے حالات وصفات اور ان کے حرکات وسکنات سے بالکل بے خبر ہوں، ہاں! ایسے نابالغ جو بلوغ کے قریب ہوں اور عورتوں کے امور سے دلچسپی رکھتے ہوں ان سے بھی پردہ واجب ہے۔

# چند کوتاہیاں

بعض علاقوں میں سادگی اور بے تکلفی کے نام پر اس قدر بے پردگی ہوتی ہے کہ پڑوس میں رہنے والے مردوں سے عورتیں بلاتکلف بے حجاب ہوکر ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اس کو ان عورتوں کے مرد کچھ معیوب ہی نہیں سمجھتے، کس قدر بے حسی ہے مردوں کی کہ ان کی بیویوں کو اجنبی پڑوسی مرد شہوت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور وہ ان کی گفتگو سے لطف اندوز ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مرد میں ہمت نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اس عمل بد سے روکے۔ بعض خاندانوں میں لڑکیاں اور عورتیں خالہ زاد بھائیوں، چچازاد بھائیوں، ماموں زاد بھائیوں سے پردہ نہیں کرتیں اور شادی بیاہ کے موقعوں پر تو بن سنور کر پوری زیب و زینت کیساتھ سب کے سامنے بے پردہ ہوکر آ جاتی ہیں اور ہر ایک کو معلوم و محسوس ہو رہا ہے کہ اس کی بیوی کے حسن پر ہر ایک کی نگاہ پڑ رہی ہے اس کی بیٹی کی خوبصورتی پر ہر ایک کی نظر پڑ رہی ہے مگر انکا ضمیر اور انکا یہ احساس اس وقت یا تو سویا ہوا ہوتا ہے یا مر چکا ہوتا ہے۔

اکثر علاقوں میں یہ بات دیکھی گئی کہ نوجوان لڑکے اجنبی گھروں میں بے تحاشا داخل ہو رہے ہیں پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بچہ بچپن سے ہمارے گھر آتا جاتا ہے اس سے کیا پردہ کریں؟ بچپن میں یہ لڑکا ماں کا دودھ پیتا تھا تو کیا اب بھی اس کو ماں کا دودھ دیں گے، جب بالغ ہوگیا تو اس کا حکم بھی بدل گیا۔

# عورتیں پاؤں زور سے نہ رکھیں

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ (سورہ نور) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جاوے۔

سورۂ نور کی اس آیت میں عورتوں کیلئے خصوصا وہ نورانی اور سنہری ہدایات دیئے جارہے ہیں جن سے ان کی روح نورانی بن جائے۔

جس طرح عورت کا چہرہ اور اس کے اعضاء اجنبی مردوں میں ہیجان پیدا کرتے ہیں

اسی طرح عورت کا وہ زیور جس میں جھنکار ہوتی ہے اس سے بھی اجنبی مردوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اوراس زیور کی آواز سے بھی وہ ایک قسم کا لطف محسوس کرتا ہے اور یہی آواز اس کی شہوت کو بھڑکانے کا ذریعہ اورسبب بنتی ہے پھر وہ اس عورت کی طرف مائل ہونے لگتا ہے، اس لئے اسلام نے اس راستہ کو بھی بند کر دیا اور عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے پاوں زور سے نہ رکھیں جس کی وجہ سے ان کا مخفی زیور ظاہر ہو جائے۔

عورت کی مخفی زینت کا اظہار نامحرم کے سامنے چاہے جس شکل میں بھی ہو ہرگز درست نہیں ہے، اس کی کئی صورتیں ہیں یا تو زیور کے اندر خود کوئی چیز ایسی ڈالی جائے جس سے وہ بجنے لگے جیسے پازیب وغیرہ میں گھنگھرو ڈالے جاتے ہیں یا عورت اس طرح قدم زور سے رکھے کہ ایک زیور دوسرے زیور سے ٹکرائے اور آواز آنے لگے۔

معلوم ہوا کہ زیور کی آواز کا نامحرموں کو سنانا ناجائز ہے۔

# عورت کی آواز کا حکم

زیور کے چھپانے سے متعلق اس آیت سے بعض فقہاء نے استدلال کرتے ہوئے یوں کہا ہے کہ جب عورت کے زیور کی آواز کو چھپانے کا حکم دیا گیا تو خود عورت کی آواز کا سنانا اس سے بھی زیادہ سخت اور بدرجۂ اولی ناجائز ہوگا۔

صحیح بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ نماز میں اگر کوئی سامنے سے گزرنے لگے تو مرد کو چاہئے کہ بلند آواز سے سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ کر گزرنے والے کو متنبہ کر دے مگر عورت آواز نہ نکالے بلکہ اپنی ایک ہتھیلی کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر اس کو متنبہ کر دے۔

عورت کی آواز کے سلسلہ میں ائمۂ کرام کا اختلاف ہے، شوافع کے نزدیک عورت کی آواز ستر میں داخل نہیں ہے، احناف کے نزدیک مختلف اقوال ہیں، احناف کے نزدیک عورت کی اذان کو مکروہ قرار دیا گیا حدیث سے ثابت ہے کہ ازواج مطہرات پردہ کے احکام کے نازل ہونے کے بعد بھی پردہ کی آڑ میں نامحرم حضرات سے گفتگو کیا کرتی تھیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ جس موقع اور محل میں عورت کی آواز سے فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو وہاں ممنوع ہے اور جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو وہاں جائز ہے، اور احتیاط اس میں ہے کہ عورتیں پردہ کی آڑ میں بھی نامحرموں سے گفتگو نہ کریں۔

# برقع اور خوشبو

جب عورت کسی شدید ضرورت پر گھر سے باہر نکلے تو اس کو چاہئے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلے، اس لئے کہ خوشبو مخفی زینت ہے، عورت کی خوشبو کا نامحرم تک پہنچنا بھی ناجائز ہے۔

عورت جس برقع کا استعمال کرتی ہے اس کا اولین مقصد یہ ہے کہ عورت کی زینت چھپ جائے، اگر برقع خود زیب و زینت کا حامل ہو تو ظاہر ہے کہ برقع کا مقصد فوت ہو جائے گا، بعض عورتوں کی عادت اور خواہش ہوتی ہے کہ ان کا برقع مزین ہو، ہر قسم کے بیل بوٹے برقع پر ہوں اور نقش و نگار کا حامل ہو، امام جصاصؒ نے فرمایا کہ جب زیور کی آواز تک کو قرآن مجید نے اظہار زینت میں داخل قرار دے کر منع کر دیا تو مزین رنگوں کے کامدار برقع پہن کر نکلنا بدرجۂ اولی ممنوع ہوگا۔

# چہرہ کا پردہ

انسان کا حسن و جمال سب سے زیادہ جس چیز میں ظاہر ہوتا ہے وہ انسان کا چہرہ ہے آدمی سب سے زیادہ دوسرے آدمی کے چہرہ ہی سے متاثر ہوتا ہے، چہرہ ہی نگاہوں کو سب سے زیادہ کھینچتا ہے، چہرہ ہی جذبات کو سب سے زیادہ بھڑکاتا ہے اس دعوی کیلئے ہر ایک کا اپنا ضمیر کافی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس کے بارے میں فتوی طلب کرنے کیلئے اپنا ضمیر کافی ہے، جب چہرہ ہی جنسی کشش کا سب سے بڑا دروازہ ہے تو اس دروازے کو کس طرح کھلا رکھا جاسکتا ہے اس لئے سورۂ احزاب میں عورتوں کو یہ ہدایت دی گئی۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا (۵۹/ الاحزاب)

اے پیغمبر! اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچی کرلیا کریں اپنے (چہرے کو) اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے جلدی پہچان ہوجایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی (یعنی کسی ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو چادر سے سر اور چہرہ بھی چھپایا جائے)۔

اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ مفسرین نے یہ بیان کی ہے کہ منافقین میں جو آوارہ قسم کے لوگ تھے وہ مسلمانوں کی باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے جب وہ کسی کام کاج کیلئے نکلا کرتی تھیں، اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوجایا کرتا تھا کہ باندی کے شبہ میں کسی آزاد عورت کو بھی ستایا کرتے تھے جسکی وجہ سے عام مسلمانوں کو اور رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچتی تھی، آزاد عورتوں کو ان ایذاوں سے بچانے کیلئے کسی خاص حکم کی ضرورت تھی جس سے وہ ان کی ایذاوں سے بچ جائیں، چنانچہ آزاد عورتوں کو حکم دیا گیا کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو وہ لمبی چادر جس میں مستور ہوکر وہ نکلتی ہیں اس کو اپنے سر پر سے چہرے کے سامنے لٹکا لیا کریں تاکہ چہرہ اجنبی مردوں کے سامنے نہ آئے اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ باندیوں سے انکا امتیاز (فرق) ہوجائے گا اور دوسرا فائدہ یہ کہ انکا پردہ بھی مکمل ہوجائیگا۔

عورتوں کو جس چادر کے استعمال کا حکم دیا گیا اس کیلئے لفظ جلاَبِیب استعمال کیا گیا جو لفظ جِلبَابٌ کی جمع ہے اور جِلبَابٌ ایک خاص قسم کی لمبی چادر کو کہتے ہیں، اس چادر کی ہیئت کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ وہ چادر ہے جو دوپٹہ کے اوپر اوڑھی جاتی ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ عورت قمیص پہنے گی اور قمیص پر دوپٹہ ڈالے گی آج کل کا یہ برقع اسی چادر کے حکم میں ہے، اور برقع سے کامل ومکمل پردہ اسی وقت ہوگا جبکہ یہ برقع سارے جسم کو چھپادے اور چہرہ بھی اس سے چھپ جائے، حضرت ابن عباسؓ نے اس چادر کی ہیئت یوں بیان کی اَمَرَ اللّٰہُ نِسَآءَ المُؤمِنِینَ وُجُوھَھُنَّ مِنْ فَوْقِ رُؤُسِھِنَّ بِالْجَلاَبِیبِ وَیُبْدِیْنَ عَیْنًا وَّاحِدَةً ۝ (ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا کہ جب وہ کسی ضرورت سے اپنے گھروں سے

نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر سے یہ چادر لٹکا کر چہروں کو چھپالیں اور صرف ایک آنکھ (راستہ دیکھنے کیلئے) کھلی رکھیں، اور امام محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سلمانیؓ سے اس آیت کا مطلب اور جلباب (چادر) کی کیفیت دریافت کی تو انہوں نے سر کے اوپر سے چادر چہرہ پر لٹکا کر چہرہ چھپالیا، اور صرف بائیں آنکھ کھلی رکھ کر عملاً اس کی تفسیر بیان فرمائی معلوم ہوا کہ پردہ کی تکمیل چہرہ کے چھپانے میں ہے

# عورتیں بے پردہ کیوں ہوگئیں؟

ایک زمانہ تھا کہ عورتوں کے اوقات گھر کی چاردیواری میں زیادہ اور گھر کے باہر بہت کم گزرتے تھے، لیکن اب کایا پلٹ چکی ہے، اب عورتیں گھر کی چاردیواری میں کم اور گھر کے باہر زیادہ نظر آنے لگی ہیں، پہلے عورتیں مجبوری اور ضرورت کے بقدر گھر میں رہنے لگی ہیں اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے بازاروں کے مناظر، ریل گاڑیوں، بسوں اور موٹروں کے مسافروں کا فی صد کافی ہے، بعض مرتبہ تو مردوں سے زیادہ عورتیں ہی نظر آتی ہیں، عموماً یہی دیکھا گیا کہ جن عورتوں کے ذمہ دار اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں اور اپنے ماتحت رہنے والی لڑکیوں اور عورتوں کی نگہداشت رکھتے ہیں، ان کی تربیت کرتے ہیں اور ان کی عفت و عصمت کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں پردہ میں رہنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں، ایسی لڑکیاں اور عورتیں واقعی پردہ کی پابند ہوتی ہیں، لیکن ایسے ذمہ دار اور سرپرست چاہے وہ ماں باپ ہوں یا شوہر اور بھائی جو اپنی اولاد، بیوی، یا بہن کی شفقت محبت اور لاڈ کی وجہ سے انہیں آزادی دیتے ہیں، ان کو اپنے قابو میں رکھنے کے بجائے خودمختار بنادیتے ہیں، ان کی عفت وعصمت کا خیال رکھنے کے بجائے انہیں اپنے ساتھ بے پردگی و بے حجابی کے ساتھ لئے پھرتے ہیں بلکہ انہیں بے پردہ ہی چلنے کی ترغیب دیتے ہیں تو یہ وہ مرد ہیں جن کی عقلوں پر ان عورتوں کا پردہ پڑ چکا ہے، بعض عورتوں نے شادی کے بعد برقع اوڑھنے کا ارادہ کیا اور پردہ کرنے لگیں، تو ان کے شوہروں نے انہیں یہ کہہ کر بے پردہ کردیا کہ تمہارا پردہ تو میں خود ہوں، تمہیں پردہ کرنے کی

کیا ضرورت ہے۔ یَا لَلْعَجَبْ ! آج کل کے ایسے غیر ذمہ داران نادان اور شریعت کے احکام سے غافل مردوں کو دیکھ کر اکبرالہ آبادی کے یہ شعر یاد آتے ہیں۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگے کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

# ہر مرد غور کرے

مغربی لباس میں ملبوس، زیب وزینت سے سرشار، ہر قسم کے بناؤ سنگھار سے اراستہ حسین و جمیل بیٹی کو ایک باپ اپنی سواری میں بٹھا کر جب گھر سے نکلتا ہے تو گھر کے دروازے ہی سے اس کی بیٹی پر شہوت بھری نگاہیں پڑنے لگتی ہیں، اس منظر کو دیکھ کر نادان باپ کو اتنا بھی احساس نہیں ہوتا کہ اس کی بیٹی کتنی نگاہوں کا شکار بن رہی ہے، کتنے نوجوانوں کے جذبات کو بھڑکانے کا وہ ذریعہ بن رہی ہے، ساری دنیا سے باخبر اور اپنی بیٹی سے لطف اندوز ہونے والی نگاہوں سے بے خبر باپ کی غیرت کو کیا ہوگیا کہیں اس کی غیرت ہمیں اس پر ماتم کرنے کی دعوت تو نہیں دے رہی ہے؟۔

جس زیب وزینت کے اظہار کو صرف اپنے شوہر کی حد تک جائز قرار دیا گیا تھا اس زینت کو ایک عورت اپنے شوہر ہی کے ساتھ نکل کر بازروں، چوراہوں، سڑکوں، محفلوں، تقریبوں میں موجود سینکڑوں، ہزاروں انسانوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کر رہی ہے اور عقل سے معذور اس شوہر کا ضمیر اور اس کی غیرت کو کیا ہوگیا کہ اس کو یہ بات پوری طرح محسوس ہو رہی ہے کہ اس کی حسین وجمیل بیوی جو ہر قسم کے میک اپ سے آراستہ ہے، اس کی شکل وصورت اور حسن و جمال اور زیور کی جھنکار اور لباس کی چمک دمک سے ہر اجنبی مرد چاہے وہ مسلمان ہو، غیر مسلم، حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا فقیر لطف لے رہا ہے، تو کیا اس حقیقت کو اس کا ضمیر

برداشت کرے گا، ایک ایسا شخص جس کا ضمیر زندہ ہو، جس کے ایمان کا چراغ جل رہا ہو، جس کا شعور جاگ رہا ہو جس کی غیرت ابھی باقی ہو وہ اس منظر کو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ بس ایسے مردوں کیلئے تو یہی جملہ کافی ہے۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

بے حیا ہو جا اور جو چاہے کر

# حیا اور ایمان جڑواں بھائی ہیں

جو لوگ اپنے مومن و مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہی اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں ایمان ہے اور اخلاق و کردار کے اعتبار سے اگر ان میں حیاء نام کی کوئی چیز نہیں ہے تو ان کا یہ دعوی بالکل جھوٹا ہے کہ وہ مسلمان اور مومن ہیں، اس لئے کہ حیا کے بغیر ایمان کا تصور نا ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اگر ایک رخصت ہوجائے تو دوسرا بھی باقی نہ رہے گا۔ (حاکم)

اس کی وجہ ظاہر ہے اس لئے کہ آدمی کی حیا برائیوں کیلئے رکاوٹ بنتی ہے، جب روکنے والی چیز ہی آدمی میں نہ ہو تو پھر برائیوں کا طوفان بھی اس کے اندر داخل ہوسکتا ہے، ایسا شخص جو حیا سے محروم ہے وہ چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا، کمتر سے کمتر اور مہلک سے مہلک گناہ بھی کرسکتا ہے، اخروی اعتبار سے تباہی اور ہلاکت کی ابتدا بے حیائی سے ہوتی ہے۔

ابن ماجہ کی روایت اس حقیقت سے پردہ اٹھاتی ہے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے جب اس سے حیا چھن جاتی ہے تو وہ انتہائی قابل نفرت ہوجاتا ہے اور جب وہ قابل نفرت ہوجاتا ہے تو اس سے امانت چھن جاتی ہے اور جب امانت و دیانت چھن جاتی ہے تو حددرجہ خائن (خیانت کرنیوالا) ہوجاتا ہے، اور جب اس سے اللہ کی رحمت چھن جاتی ہے تو وہ انتہائی ملعون ہوجاتا ہے اور جب لائق ملامت ہوجاتا ہے تو اسلام کا قلادہ اس کی گردن سے نکل جاتا ہے۔

# حامی پردہ بن جایئے

ایک زمانہ تھا کہ دوسری قوموں کی خواتین نے ہماری تقلید میں پردہ اختیار کرلیا تھا لیکن آج اس پردہ کی ہمارے ہی ہاتھوں دھجیاں اڑ چکی ہیں آج کے دور کی ان عورتوں کا لاس دیکھئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں کہ دوپٹہ مفلر کا کام دے رہا ہے، ساڑیاں پولے تھین کی پاکٹوں سے بھی زیادہ باریک ہوچکی ہیں، جسم کا آدھا حصہ صاف ظاہر ہورہا ہے اب اسی معیوب لباس کو فیشن کا نام دے دیا گیا ہے، اب عورتیں گھر کی چہار دیواری میں رہ کر گھر کا چراغ بننے کے بجائے گھر سے باہر نکل کر ادیبوں، شاعروں اور سیاستدانوں کی بغل میں بیٹھنے اور محفل کی شمع بن جانے پر فخر محسوس کررہی ہیں، بے حجابای کے اس طوفان کی زِد میں اب دیندار گھرانے بھی آچکے ہیں، اب نجات کی ایک ہی صورت ہے کہ ان ماحیان پردہ (پردہ کو مٹانے والے) کو اب حیامیان پردہ (پردہ کی حمایت اور تائید کرنے والے) بن جانا چاہئے، اگر آج کا ہر مسلمان اپنے ماتحت رہنے والی عورتوں اور لڑکیوں کے پردہ کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے گا ار اس سلسلہ میں وہ سخت پہلو اختیار کرے گا تو اُمید ہے کہ معاشرے کے سدھار کے مفید نتائج ہم اپنے آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔

# تعلیم اور بے پردگی

وہ علم منہ پر مار دیئے جانے کے قابل ہے جس علم سے انسان اخلاقی اعتبار سے جانوروں سے بھی بدترین بن جائے ، وہ لوگ جو آج یہ کہہ کر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں کہ شرم وحیا اور پردہ کے ساتھ علم و ہنر کا حاصل کرنا ، ناممکن ہے یہ لوگ بظاہر بڑے لائق وقابل ، ماہر و دانشمند ہیں، لیکن حقیقت میں یہ لوگ بڑے ہی نادان اور کم ظرف ہیں اور معاشرہ کیلئے ایک داغ ہیں ، یہ بات بالکل غلط ہے کہ تعلیم بے پردگی کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی ، آج بھی ایسے گھرانے موجود ہیں جن کی غیر مند بیٹیاں شرم وحیا کے دائرہ میں رہتے

ہوئے اور پردہ کی پوری پابندی کرتے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرچکی ہیں اور اب بھی حاصل کررہی ہیں، تعلیم اور بے پردگی کے درمیان ایسا کوئی اٹوٹ رشتہ نہیں ہے کہ ایک کے بغیر دوسرے کا تصور ناممکن ہو، آج ہر ملک نے مغربی تہذیب کے اس خطرناک طریقہ کو اختیار کرکے معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے کہ لڑکیاں غیر مردوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر ایسی تعلیم حاصل کریں، مخلوط تعلیم کے اس مضر اور مہلک نظام نے دنیا کو یہی تحفہ دیا کہ ہزاروں شریف گھرانوں کی لڑکیاں نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی اور ہزاروں لوگوں کی عزت کو مٹی میں ملا دیا، کتنی لڑکیاں ہیں جن کی تعلیم مخلوط ہوئی اور نتیجہ میں وہ غیر اقوام کے لڑکوں سے منسوب ہوگئیں اور ماں باپ کو مجبوراً انہیں عاق کرنا پڑا۔ آج کتنی ایسی لڑکیاں ہیں جنھوں نے مختلف تعلیم حاصل کی تھی اور اب وہ اپنے مسلمان شوہروں سے بے نیاز بن کر عیسائی لڑکوں کے ساتھ چرچوں میں بیٹھ گئی ہیں، ان لڑکیوں کو اپنے دین کے جانے کی کوئی فکر نہیں انہیں صرف اپنے معشوق کے وصال کی فکر ہے جس سے عشق مخلوط تعلیم کے زمانے میں پروان چڑھا تھا۔

ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں آج بھی ...... ڈاکٹر اور وکیل لڑکیاں ایسی بھی ہیں جو محض مخلوط تعلیم کے نتیجہ میں ہندوؤں کے لڑکوں سے تعلق پیدا کیں اور اسی تعلق نے ان کو اسلام سے دور کردیا اور وہ مرتد ہوگئیں، ہم نے دیکھا کہ رحمت سے پکاری جانے والی عورت اب آرتھی شرما سے پکاری جانے لگی ہے، بلقیس طارہ سے جانے والی لڑکی اب رانا رمیش بن چکی ہے۔

# باریک لباس نہ پہنیں

یٰبَنِیٓ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ O (۲۶/الاعراف)

”اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکنے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے“

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کی پیدائش کے ساتھ اس کیلئے لازم اور ضروری لباس کا بھی انتظام فرما دیا، جس سے اس کی حیا، عفت، عصمت، عزت اور وقار باقی رہتا ہے، غور کیجئے کہ جب بھی ہم کسی انسان کا تصور کرتے ہیں تو اس کے لباس کے ستاھ اس کا تصور کرتے ہیں، اگر دنیا میں ہم لباس کے بغیر انسانوں کا تصور کرنے لگیں تو آپ ہی بتائیے کہ انسانیت کتنی مجروح ، ذلیل ، رسواء ، بے غیرت اور بے وقار ہوکر رہ جائے گی ، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس لباس کو انسانیت کیلئے نازل فرمایا، اس لباس کا مقصد ہر انسان کے پیش نظر رہنا چاہئے ، اس لئے کہ مقصد کے بغیر چیز کا استعمال کم عقلی کی علامت ہے، لباس کا جو مقصد سورۂ اعراف کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ لباس ایسا ہو جو قابل شرم حصوں کو ڈھانگے اور ہر موسم میں جسم کی حفاظت کا یہ لباس ذریعہ بن جائے اور ساتھ ہی زینت کا ذریعہ بھی ہو، اگر کوئی ایسا لباس استعمال کرتا ہے، جو جسم کے قابل شرم اعضاء کو نہ چھپاتا ہو تو وہ حقیقی معنی میں لباس ہی نہیں ہے، یہی وجہ تھی کہ جب حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ جو آپ ﷺ کی نسبتی ہمشیرہ (سالی) تھیں ایک مرتبہ آپ کے سامنے باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں اس حال میں کہ جسم اندر سے جھلک رہا تھا، حضور ﷺ نے فوراً نظر پھیر لی اور فرمایا:

اے اسماء! عورت جب سن بلوغ کو پہنچ جائے تو درست نہیں کہ اس کے جسم میں کچھ دیکھا جائے، بجز اس کے اور یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اِشارہ فرمایا، معلوم ہوا ایسا باریک لباس پہننا درست نہیں جس سے جسم کے اعضاء جھلکتے ہوں۔

امت کی بہنوں کا آج یہی المیہ ہے کہ ہزار سمجھانے کے باوجود باریک لباس ہی کو ترجیح دیتی ہیں اور موٹے کپڑوں کے استعمال کو معیوب قرار دیتی ہیں۔

# بے لگام عورتوں کا انجام

بے لگام عورتیں اس مضمون کو بار بار پڑھیں جو ایسے کپڑے پہننے کی عادی ہیں جن کپڑوں کو پہن کر بھی وہ ننگی ہوتی ہیں، ایسے باریک کپڑے پہننے کی عادی ہیں جن کے پہننے کے باوجود ان کے بدن کا رنگ صاف طور پر نظر آتا ہے، ایسے دوپٹے اوڑھنے کی شوقین ہیں جن کے نیچے سے سر کے بال صاف نظر آتے ہیں کہ محض چندروز کے عیش اور چندروز کی نفسانی خواہشات کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ ایک مرتبہ نہیں بار بار اس حدیث کو پڑھیں اور اپنے برے انجام پر غور کریں اور توبہ کریں کہ جو کچھ انہوں نے غفلت اور لاپرواہی کی اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں اور اللہ تعالی کے روبرو دونوں ہاتھ اٹھا کر اقرار کریں کہ آئندہ ایسی حرکتیں نہیں کریں گی رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

**عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَہؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَآءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَایَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَایَجِدْنَ رِیْحَهَا** (مسلم کتاب اللباس) جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور مردوں کی طرف متوجہ رہتی ہیں ان کے سر بختی اونٹ کے ٹیڑھے کوہان کیطرح ہیں وہ نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔

یعنی جو عورتیں ستر چھپانے کیلئے کپڑے نہیں پہنتیں بلکہ وہ ایسا باریک یا چست لباس پہنتی ہیں جس سے ان کے حسن و جمال کی چمک دمک اور نمایاں ہوتی ہے اور ان کے بدن کی جھلکیاں مقناطیس کی طرح دیکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں گویا انکا یہ لباس ستر چھپانے کیلئے نہیں بلکہ ستر کو اور زیادہ نمایاں کرنے کیلئے ہوا اسی لئے حضور ﷺ نے ایسی عورتوں کے بارے میں فرمایا **عَنْ اُمِّ مُسْلِمَہؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ** بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں کپڑے پہنتی ہیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

# تنگ لباس کے نقصانات

جس طرح باریک لباس کا پہننا آج کی عورتوں کا مرض ہے اسی طرح تنگ یا چست لباس پہننا بھی آج کا بہت بڑا فیشن بن چکا ہے، حالانکہ یہ فیشن ایک ایسا مرض ہے جو طبی نقطۂ نظر سے بھی مضر ہے اور دینی لحاظ سے بھی معیوب ہے۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ اپنی عورتوں کو ایسے کپڑے نہ پہناو جو جسم پر اس طرح چست ہوں کہ سارے جسم کی ہیئت نمایاں ہو جائے۔

تنگ یا چست لباس پہننے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کے قابل شرم حصے نمایاں ہو جاتے ہیں اور ان کی اصل ہیئت اور شکل پوری طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے اور لوگوں کی نگاہوں کا وہ مرکز بن جاتی ہیں۔

اس چست اور تنگ لباس کا تصور کریں جو آج کی مسلمان خواتین بڑے ہی ذوق وشوق سے پہنتی ہیں کہ کس قدر جنسی کشش اس میں ہوتی ہے۔

تنگ، باریک یا چست لباس پوری سوسائٹی میں بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی پیدا کرتا ہے جس سے خواہشات کا ایک سیلاب بہہ پڑتا ہے، طبی نقطہ نظر سے تنگ لباس صحت کیلئے مضر ہے، تنگ لباس سے جسم کی نشو ونما رک جاتی ہے، جسم سے لگا ہوا لباس سانس لینے اور چھوڑنے میں بھی دشواری پیدا کرتا ہے، تنگ لباس سے طبعی طور پر دم گھٹنے لگتا ہے، تنگ لباس سے جسم میں سوزش پیدا ہوتی ہے، تنگ لباس میں آدمی کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ محبوس ہے قید میں ہے، جب وہ ڈھیلا لباس پہنتا ہے تو ایک قسم کی آزادی محسوس کرتا ہے۔

آج کی عورتیں اگر یہ کہتی ہیں کہ باریک اور تنگ لباس آج کا فیشن ہے، زمانہ کے ساتھ ہمیں چلنا پڑتا ہے، ورنہ زمانہ ہمیں کیا کہے گا، اب یہ لباس عام ہو چکا ہے تو ہم ان عورتوں سے یہی کہیں گے کہ کسی بھی برائی کے عام ہونے سے یا اس برائی کے زیادہ پھیل جانے سے وہ بھلائی میں تو نہیں بدل جاتی۔

اپنے مذہب کے خاطر ہمارے اسلاف وا کا براور صحابیات نے اپنا وطن چھوڑا ہے، اپنا مال چھوڑا ہے اور اپنی جان تک قربان کردی ہے تو کیا ہم اپنے مذہب کے خاطر ایسا لباس نہیں چھوڑ سکتے جس میں خود ہمارا اپنا نقصان ہے جس میں خود ہماری توہین ورسوائی ہے اور ساتھ ہی اپنے حقیقی خالق ومالک اور اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی ناراضگی بھی ہے اے عورت! تیرے اخلاق پر ساری قوم کا کردار موقوف ہے تیرے کردار میں مستقبل کے نوجوانوں کا کردار پوشیدہ ہے، تیری بھلائی اور عفت میں نوخیز نسل کی عفت کا راز چھپا ہوا ہے، اگر تو نے ہمت کر لی اور اپنے آپ کو عفت وعصمت کے دائرہ میں رکھا تو جو نسل تیرے گود میں پلے گی وہ تیرے قابل تقلید ماں ہونے پر فخر کرے گی۔

# کیا عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟

سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں ازواج مطہرات کو یہ ہدایت دی گئی کہ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اس آیت کے ذریعہ ازواج مطہرات کو بالراست اور امت مسلمہ کی ہر خاتون کو بالواسطہ یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں، ان کی پیدائش گھریلو کاموں کیلئے ہوئی ہے ان میں مشغول رہیں۔

آیت کے اس ٹکڑے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ عورت گھر سے باہر نکل ہی نہیں سکتی بلکہ عورت کو زیادہ سے زیادہ گھر ہی میں رہنا چاہیے ہاں اگر کوئی ضرورت پڑ جائے تو اسکی بھی اجازت ہے کہ وہ گھر سے باہر نکلے لیکن جب گھر سے باہر نکلے تو شریفانہ انداز میں پردہ کے ساتھ نکلے، جاہلیت کے طریقہ کے ساتھ نہ نکلے جس میں شرافت کا نام ونشان نہیں ہوتا وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰی اور زمانہ قدیم کی جاہلیت والیوں کی طرح نہ پھرو، قرآن مجید کی دوسری آیت سے عورت کے ضرورت گھر سے نکلنے کا جو اِشارہ ملتا ہے کہ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (جب باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر ڈال لیا کریں (جس میں عورت سر سے پیر تک ڈھک جائے) اگر اسلام میں عورت کا گھر سے باہر نکلنا ہی ممنوع

اورناجائز وحرام ہوتا تو یہ نہ کیا جاتا، بلکہ یوں کہا جاتا کہ وَلاَ تَخْرُجْنَ گھر سے باہر ہی نہ نکلیں، یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے ازواج مطہرات کوخطاب کرتے ہوئے فرمایا **قَدْ اذِنَ لَکُمْ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ (مسلم)** یعنی تمہارے لئے اس کی اجازت ہے کہ تم اپنی ضرورت کیلئے گھر سے نکلو حج اورعمرہ کیلئے حضور ﷺ کے ساتھ ازواج مطہرات کا جانا خوداس بات کی دلیل ہے کہ عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے اور بہت سے غزوات میں ازواج مطہرات آپ ﷺ کے ساتھ تھیں،کئی روایات ایسی ملتی ہیں جن میں عورتوں نے پردہ کے ساتھ اسلامی حدود میں رہتے ہوئے جنگوں کے موقعوں پر تیمارداری کے فرائض انجام دیئے، اوربہت سی ایسی روایتیں بھی اس سلسلہ میں ہمارے لئے کافی رہنما ثابت ہوتی ہیں کہ ازواج مطہرات اپنے والدین وغیرہ سے ملاقات کیلئے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں اور رشتہ داروں کی تیماداری اورکسی کے گھر وفات پرتعزیت کیلئے بھی جایاکرتی تھیں اورحضور ﷺ کے زمانے میں عورتوں کے مسجد جانے کی بھی اجازت تھی لیکن چندمسائل کے پیش نظردوراندیش صحابہؓ کرام نے عورتوں کے مسجد آنے پرروک لگائی اورحضرت عائشہؓ نے ان صحابہؓ کرام کے فیصلہ کوحق بجانب بھی قرار دیا اورواقعی ان کاوہ فیصلہ آج کے دور کیلئے بہت بڑااحسان اورنعمت ہے ورنہ پتہ نہیں کتنی خرابیاں اور فتنے پیدا ہوجاتے۔

فقہاءکرامؒ نے گھروں سے باہر نکلنے کے سلسلہ میں ان مجبورخواتین کوجن کے معاش کا مسئلہ تنگ ہویاضروریات زندگی کاکوئی سامان ان کے پاس نہ ہوان عورتوں کامحنت ومزدوری کیلئے نکلنا بھی درست قراردیاہے بشرطیکہ پردہ کالحاظ ہو۔

ان سب رعایتوں کے باوجود فیصلہ کن بات یہ ہے کہ عورت کااپنے گھرمیں رہنا ہی امن کاباعث ہے ابن خزیمہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ عورت اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے بیچ میں چھپی ہوئی ہو۔

# کیا ان سب سے پردہ نہیں؟

عموماً خواتین برقع میں رہتی ہیں، تمام سے پردہ کرتی ہیں لیکن بعض ایسے لوگ جو نامحرم ہوتے ہیں ان سے پردہ نہیں کرتیں، حالانکہ شرعی اعتبار سے ایسے لوگوں سے بھی پردہ کا حکم ہے۔

مثلاً بازاروں میں خرید وفروخت کے دوران دوکانداروں سے، سونا چاندی خریدتے ہوئے، جوہریوں سے پردہ کرنے کو ضروری نہیں سمجھتیں کیا دوکاندار اور جوہری کے دل میں خواہشات نہیں ہوتے کیا ان کی آنکھیں ان سے لطف اندوز نہیں ہوتیں؟ پھر کیسے یہ جائز ہے کہ عورت ان سے بے پردہ ہوکر نقاب اٹھا کر گفتگو کرے۔

شادی بیاہ کی تیاری کے خاطر، عید کی تیاریوں کے خاطر یا عام حالات میں عورتیں جب کنگن خریدنے کیلئے بازار جاتی ہیں تو کنگن پہننے کا جب موقع آتا ہے تو نامحرموں سے بلکہ ان میں سے بعض تو غیر مسلم بھی ہوتے ہیں اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیتی ہیں اب وہ اپنے ہاتھ سے کنگن پہناتے ہیں، کیا شریعت میں اس کی گنجائش ہے؟ ہرگز نہیں! جب نامحرم کے سامنے چہرہ دکھانے کی اجازت نہیں تو اس بات کی کیسے اجازت مل سکتی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدیں کیا ایسا شخص شرافت کے ساتھ اس کے ہاتھ میں کنگن پہنا دے گا، کیا اس کے دل میں کوئی ہیجان پیدا نہیں ہوگا؟

بعض عورتیں لاڈ بازار (چارمینار، حیدرآباد) جیسے بازاروں میں دکانداروں سے اس طرح بے تکلف گفتگو کرتی ہیں کہ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے کسی حقیقی رشتہ دار سے گفتگو کررہی ہیں، ان عورتوں کا ان مردوں سے پرکشش انداز میں گفتگو کرنا حقیقت میں کسی فتنہ کے دروازہ کا کھول دینا ہے، اگر کوئی مرد کوئی خاص قسم کا پیشہ اختیار کرے تو وہ مرد ہی رہتا ہے عورت کی فہرست میں داخل نہیں ہوتا ہم یہ اصول اس لئے بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ عورتیں بعض مرتبہ اپنی کم عقلی کی وجہ سے بعض مردوں کو مردوں کی طرح نہیں سمجھتیں ان کو اپنے جیسا تصور کرتی ہیں۔

مثلاً دعوتوں میں جب وہ شریک ہوتی ہیں تو شادی خانہ پہنچتے ہی اپنا برقع نکال کر پھینک دیتی ہیں اگر کوئی شریف شوہر اپنی بیوی سے یہ پوچھے کہ شادی خانہ میں برقع پہن کر رہتی ہو یانہیں؟ تو جواب بڑی ہی شدت سے ملتا ہے کہ کیا شادی خانہ میں برقع کے ساتھ رہیں؟ عجیب تماشا ہے وہاں کون مرد آئیگا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کھانا کون لاکر دیتا ہے، بریانی اور چکن کون سپلائی کرتا ہے تو جواب ملتا ہیکہ وہاں کوئی نہیں آتے وہاں تو ویٹرس آتے ہیں اب ان عورتوں سے کون یہ کہے کہ یہ ویٹرس کیا مرد نہیں ہوتے کیا ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے؟

اسی طرح لوگ گھروں میں دھوبی مقرر کرتے ہیں اب دھوبی جب کپڑے لے آتا ہے تو سیدھے گھر کے اندر پہنچ جاتا ہے اب وہ گھر کے ایک فرد کی طرح عملاً تسلیم کیا جاتا ہے کسی سے کوئی پردہ نہیں ساری خواتین اس کے سامنے آتی جاتی ہیں گویا یہ وقتی طور پر مرد نہیں بلکہ ایک عورت ہے بعض جگہوں میں گھروں میں بچوں کی دینی یا دنیوی تعلیم کیلئے کسی ماسٹر یا حافظ صاحب کو مقرر کیا جاتا ہے اب یہ ماسٹر صاحب اور حافظ صاحب سے قریب البلوغ یا بالغ بچیاں بھی پردہ کا لحاظ کئے بغیر پڑھتی ہیں، بچیوں کی ماں بھی ان سے پردہ نہیں کرتی، وہ بچوں کی تعلیم سے متعلق ہدایات دینے کیلئے حافظ صاحب کے بالکل سامنے ہوجاتی ہے، حالانکہ یہ بھی بالکل درست نہیں ہے۔

اور یہ مسئلہ اس وقت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے جبکہ ماں باپ استاد کے اخلاق پر اس قدر مطمئن ہوجاتے ہیں کہ بالغ بچی کو حافظ صاحب سے پڑھنے کیلئے تنہا چھوڑ دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی بھیانک صورت سامنے آتی ہے اور پھر جب کوئی ایسی صورت سامنے آتی ہے تو اب عقل کام کرنے لگتی ہے پھر تو دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک کر پینے لگتا ہے کے مصداق ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے لگتے ہیں اور حافظوں اور مولویوں کو برا بھلا کہتی ہیں اور اپنی بے احتیاطی پر کوسنا بھول جاتی ہیں۔

# دیور سے پردہ

بعض عورتیں اجنبی مردوں سے تو ایک حدتک پردہ کرلیتی ہیں لیکن اپنے قریبی ایسے رشتہ داروں سے پردہ نہیں کرتیں جو نامحرم ہوتے ہیں، مثلاً دیور سے پردہ کو عورتیں ضروری خیال نہیں کرتیں اور شوہر کی طرح دیور سے بھی بے تکلف گفتگو، ہنسی مذاق، دل لگی اور قربت سب کو روا اور جائز سمجھا جاتا ہے حالانکہ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ الدُّخُوْلَ عَلٰی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا الْاَنْصَارُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَفَرَایْتَ الْحَمْوَ قَالَ اَلْحَمْوُ اَلْمَوْتُ تم عورتوں کے ہاں جانے سے پرہیز کرو ایک انصاریؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دیور کا بھاوج کے ہاں تنہا جانا کیسا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا دیور تو موت (کی طرح مہلک اور تباہ کن) ہے۔

سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ نے دیور کو موت کی طرح کیوں قرار دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں دیور کا فتنہ میں مبتلا ہوجانا زیادہ آسان ہے اور اگر یہ فتنہ وجود میں آ گیا تو پھر سارا گھر ویران ہوجاتا ہے، اور یہ فتنہ گویا ایک خاندان کی موت ہے۔

دیور اور بھابی کی طرح سالی اور بہنوئی کا معاملہ بھی ہے، آج کل سالی اور بہنوئی کے درمیان ہنسی مذاق، بے تکلفی اور میل جول کو موجودہ معاشرہ میں قانونی حیثیت دیدی گئی ہے گویا بہنوئی کا حق ہے کہ وہ اپنی سالی سے حد سے زیادہ مذاق کرے اور حد سے زیادہ بے تکلف ہوجائے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ سالی گویا آدھی بیوی ہے بعض مرتبہ ایسے تلخ حقائق سامنے آتے ہیں کہ بیوی آدھی بیوی اور سالی پوری بیوی بن جاتی ہے (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) گھر کے بڑے حضرات کو شروع ہی سے شرعی قوانین کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بچیوں کا مزاج بنانا چاہیے۔

# عورت کے معنی کیا ہیں؟

عربی زبان میں عورت اس چیز کو یا جسم کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا اور پردے میں رکھنا ضروری اور اسکا کھلا رکھنا معیوب اور ناپسندیدہ سمجھا جائے اور حدیث میں عورت کو

عورت کہا گیا چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا:

**عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ (ترمذی)** کہ عورت گویا ستر ہے یعنی جس طرح ستر کا چھپا رہنا ضروری ہے اسی طرح عورت کا چھپا رہنا بھی ضروری ہے، یعنی خواتین کی نوعیت ہی یہی ہونی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو پردے میں رکھیں۔

وہ خواتین جو پردے میں نہیں رہتیں اور بے پردہ مردوں کے شانہ بہ شانہ چلتی ہیں وہ حقیقت میں عورت نہیں ہیں حقیقت میں عورت وہ ہے جو ہر اعتبار سے پردہ میں موجود ہے

نبی رحمت ﷺ نے اس حدیث میں ایک اور حقیقت سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا کہ جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیاطین اس کو تاکتے ہیں اور اپنی نظروں کا نشانہ بناتے ہیں۔

آپ ﷺ کے اس ارشاد مبارک کا مقصد اور مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو جہاں تک ہوسکے گھر ہی میں رہنا چاہیے تاکہ شیطانوں اور ان کے چیلے چانٹوں کو شرارت کا موقع ہی نہ ملے اور اگر ضرورت سے نکلنا ہی ہو تو پھر پوری طرح عورت بن کر نکلے کہ زینت و آرائش کا اظہار ہرگز نہ ہو۔

# عورتیں نامحرم کے ساتھ تنہا نہ رہیں

انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے (**وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا**) اس کی کمزوری یہ بھی ہے کہ وہ گناہ کے دروازے کھلتے ہی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس میں نیکیاں اور برائیاں دونوں رکھی ہیں وہ کبھی نیکی کرتا ہے تو کبھی برائی کرنے لگتا ہے اور جب ہر قسم کی رکاوٹ ختم ہوجاتی ہے تو وہ گناہ کے میدان میں اپنے قدم بڑھانے لگتا ہے اسلام نے ایسے دروازوں کو ہی بند کردیا جن دروازوں سے وہ کسی گناہ میں پڑ جائے۔

عَنْ جَابِرؓ عَنِ النَّبِیﷺ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیُ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمُ (کتاب اللباس مسلم)

جابرؓ نبی رحمت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے ساتھ محرم مرد نہ ہوں ان کے ہاں نہ جاو کیونکہ شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے (پتہ نہیں کہ کب وہ آدمی کو گناہ کے دلدل میں پھنسا دے)۔

جب کسی آدمی کو پہلے ہی سے یہ معلوم ہے کہ وہ جس کے گھر جا رہا ہے وہاں صرف عورت ہی رہتی ہے اوراس کا کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں رہتا تواس کو وہاں جانے سے بچنا چاہیے اس لئے کہ تنہائی میں کسی بھی آدمی کا کسی عورت سے گفتگو کرنا کسی گناہ میں مبتلا کر دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کو پہلے ہی یہ ہدایت دے دیں کہ وہ کسی اجنبی مرد کواس کی غیر موجودگی میں اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دیں، اور باہر سے یہ کہہ کر واپس کر دیں کہ گھر میں کوئی مرد نہیں ہے، یہ ہے اسلامی تعلیم اور ہدایت جس میں عورت کی عفت وعصمت محفوظ رہتی ہے۔

# نازواداسے چلنے والی عورتیں

عورتوں کواس قدر اجازت دی گئی ہے کہ وہ بن ٹھن کر پوری زیب وزینت کا اظہار اپنے شوہروں سے کریں انکا یہ عمل اسی وقت محبوب ہے جبکہ یہ شوہروں تک محدود ہو، لیکن اگر عورتیں بازاروں، سڑکوں، میلوں، عرسوں، تقریبوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، نمائشوں ہوٹلوں، اور پارکوں وغیرہ میں بن ٹھن کر نازوادا کے ساتھ جاتی ہیں اور لوگوں کو دعوت نظارہ دیتی ہیں اور عملاً بتاتی ہیں کہ میری رفتار کا انداز تو دیکھو، میرے لباس کی چمک دمک تو دیکھو میری دلفریب اداوں کو دیکھو تو ایسی عورتوں کواس حدیث سے غافل نہیں رہنا چاہئے کہ عَنْ مَیْمُوْنَةؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ مَثْلُ الرَّافِلَةِ فِی الزِّیْنَةِ فِیْ غَیْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ

ظُلْمَةٍ يَّوْمَ الْقِيٰـمَةِ لَانُوْرَلَهَا (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوعورت بن ٹھن کردوسرے مردوں میں ناز ونخرے سے چل رہی ہے اس کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی ہے جس کیلئے کوئی روشنی نہیں ہے۔

آج کی یہ بے حیا عورتیں اپنے کل کی تاریکی کا سامان تیارکررہی ہیں جہاں ساری انسانیت کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل و رسوا پائیں گی ۔ایسی عورتیں جواپنے گھروں میں بالکل سیدھی سادھی بلکہ نفاست ونزاکت سے بالکل دور، بھونڈے پن میں رہتی ہیں اوراپنے شوہروں کے حق میں زینت کے اظہارمیں بخل سے کام لیتی ہیں لیکن یہی عورتیں جب بازاروں کی طرف شاپنگ کیلئے نکلتی ہیں، تقریبوں میں مبارکبادی دینے کیلئے نکلتی ہیں، میلوں میں شرکت کیلئے نکلتی ہیں، کالجوں میں پڑھنے یا کسی اورضرورت سے نکلتی ہیں یا پارکوں میں سیروتفریح کیلئے نکلتی ہیں تو یہاں زینت کے اظہارمیں ان کے دلوں میں بے انتہا سخاوت اوردریا دلی کے جذبات ابھرتے ہیں اورزینت کے جتنے ساز وسامان ہوتے ہیں وہ سب ان کے ہاتھوں میں کھیلنے لگتے ہیں اورایسے موقعوں پر ایسے لباس کوترجیح دیتی ہیں جس میں جسم کے اعضاء جھلکنے لگیں، آدھے جسم پرلباس اورآدھا جسم لباس سے محروم اس حالت میں ہرایرے غیرے کے سامنے نکلنے کوفیشن اور فخر سمجھتی ہیں ایسی عورتیں حضرت عائشہؓ کی اس روایت کو پڑھ لیں کہ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ اِمْرَاةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِىْ غَيْرِبَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّاهَتَكَتِ السَّتْرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا (ترمذی کتاب الآداب) حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا ہے جوعورت اپنے شوہرکے گھرکے سوا کسی اورجگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ حیاکے اس پردے کوچاک کرتی ہے جواس کےاوراس کےرب کےدرمیان ہے

وہ ماں باپ، سرپرست اورذمہ داراحباب غورکریں جن کی ماتحتی میں رہنے والی لڑکیاں سوئمنگ پل پہنچ کراجنبی لڑکوں اورمردوں کے ساتھ نیم عریاں بلکہ عریاں ہوکرتیرتی ہیں اوراپنی حیاکے دامن کوتارتارکرتی ہیں کیایہ ماں باپ اورسرپرست ان کی اس بداخلاقی

سے واقف نہیں؟ کل قیامت کے دن ان سرپرستوں کو اللہ کے سامنے جواب دینا ہے کہ اللہ تعالی نے ان لڑکیوں کی حیا کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے کاندھوں پر رکھی تھی اور اس میں انہوں نے لاپرواہی اور خیانت کی ہے۔

# بے پردگی کے نقصانات

بے پردہ خواتین اپنی زینت کو جب اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرنے لگتی ہیں تو معاشرہ پر اس کے جو مہلک اور تباہ کن اثرات پڑتے ہیں ان سے ہر ذی شعور باخبر ہے ہم چند نقصانات کا احاطہ کرتے ہیں تاکہ بے پردہ خواتین کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ معاشرہ کو کس قدر آلودہ کر رہی ہیں۔

(۱) بے پردگی کا سب سے برا اثر اخلاق پر پڑتا ہے اور بے پردہ عورت ہر اس شخص کیلئے جو اس کی طرف نگاہ اٹھائے اس کی لطف اندوزی کا سامان بن جاتی ہے اور اس کی یہ بے پردگی صالح نوجوانوں کے دلوں کو برے خیالات سے گنہ گار بنادیتی ہے اس طرح لوگ اخلاقی سطح سے بالکل گر جاتے ہیں۔

(۲) بے پردگی سے خاندانی روابط ٹوٹ جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر جو اعتماد ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے ہوتا یوں ہے کہ بے پردگی کی وجہ سے بے تکلفی شروع ہو جاتی ہے اور کسی کی بیوی سے خاندان کے کسی فرد کی بے تکلفی اس کے شوہر کو برداشت نہیں ہوتی پھر وہ اس شخص سے متنفر ہو جاتا ہے یہیں سے خاندانی روابط ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر بے اعتمادی کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔

(۳) بے پردگی کے نتائج اور عواقب اس وقت بھیانک روپ اختیار کر لیتے ہیں جب یہ عورت بے پردگی میں ترقی کرتے کرتے اپنی حیا کو فروخت کرنے لگتی ہے، اور مختلف کمپنیوں میں وہ سامان تجارت بن جاتی ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

(۴) بے پردگی خود عورت کے حق میں نقصاندہ ہے اس لئے کہ وہ بے پردگی کے ذریعہ

اپنی حیثیت کو مجروح کرلیتی ہے اوراس کی بے پردگی اس کی بدنیتی کا اعلان کرتی ہے،اور یہی بے پردگی شریروں اوراوباشوں کواسے اغوا کرلینے اورتکلیف پہنچانے اوراس کی عفت کوتارتار کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے،چنانچہ اخبارات کی سرخیاں اسکا بار بارثبوت پیش کرتی ہیں جن سے ہر ذی شعور واقف ہے۔

(۵)بے پردگی مختلف قسم کے امراض کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے بے پردگی کی ابتدا ایسے بھیانک نتائج نہیں پیش کرتی لیکن جب یہی بے پردگی اپنے عروج اور انتہا کوپہنچتی ہے تو ایسے ایسے جان لیوا امراض کا سبب بن جاتی ہے کہ جس سے نجات پانا کسی حکیم حاذق اور طبیب ماہر کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

حضوراکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس قوم میں بے حیائی علی الاعلان ہونے لگتی ہے تواس قوم میں طاعون ودیگرامراض وتکلیفیں پھوٹ پڑتی ہیں ایسی بیماریاں ہونگی کہ گزرے ہوئے زمانے میں نہیں ہونگی،چنانچہ آج جس ایڈز جیسی بیماری سے ساری دنیا پریشان ہے وہ بیماری ان ہی گناہوں کا نتیجہ ہے۔

(۶)عورت کا بے پردہ ہونا گویا آنکھوں کے زنا یعنی بدنگاہی جیسے عظیم گناہ کیلئے راہیں ہموارکرنا ہے اورآنکھوں کو بدنگاہی سے بچانے کی جوشخص کوشش کرتا ہے اس کوشش کو ناکام بنانا ہے، کتنے لوگ ہیں جوچاہتے ہیں کہ بدنگاہی سے بچیں مگرسڑکوں بازاروں تقریبوں میں عورتوں کی موجودگی انہیں اس گناہ سے بچنے میں دشواری پیدا کرتی ہے۔

(۷)بے پردگی کی کثرت اورلوگوں کا اس بے پردگی کودیکھکر خاموش ہوجانا یا حالات کی وجہ سے خاموشی پرمجبورہوجانا ذریعہ ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عذاب آپڑے۔

حضورﷺ نے ارشادفرمایا جب لوگ کسی برائی کودیکھیں اوراس برائی کودورکرنے کی فکرنہ کریں توقریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی عام عذاب بھیج دیں۔

# شرعی پردہ کے شرائط

عورتوں نے اپنی اپنی مرضی سے پردہ کی شکل کا ایک تصور ذہن میں جمالیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر عورت اپنے اپنے انداز اور مرضی سے پردہ کرتی ہے، لیکن حقیقی پردہ تو وہ پردہ ہے جس کو شریعت پردہ کا نام دے۔ شرعی پردہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ مندرجہ ذیل شرائط اس میں پائے جائیں

- راجح قول کے مطابق عورت کا سارا بدن ہی پردہ ہے الا یہ کہ بعض علماء چہرے اور ہتھیلیوں کو فتنہ کا اندیشہ نہ ہونے کی صورت میں پردہ میں داخل نہیں کرتے پردہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ عورت کا سارا بدن چھپا ہوا ہو۔
- پردہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ فی نفسہ پردہ بھی زینت والا نہ ہو، اگر عورت ایسا برقع یا ایسی چادر استعمال کرتی ہے جو خود زیب وزینت سے لبریز ہو، بھڑکیلا چمکدار ہر قسم کے بیل بوٹوں سے آراستہ برقع اگر ہو تو ظاہر ہے کہ یہ بھی لوگوں کی نظروں کا مرکز بنے گا پھر پردہ کا مقصود فوت ہوجائے گا۔
- پردہ کی تیسری شرط یہ ہے کہ جس چیز سے پردہ کیا جارہا ہو وہ موٹا اور گاڑھا ہو باریک نہ ہو، اس لئے کہ جو کپڑا گاڑھا یا موٹا نہ ہو وہ اعضاء کو چھپانے کی صلاحیت نہیں رکھتا باریک کپڑے عورت برائے نام پہنی ہوئی نظر آتی ہے اور حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہے
- پردہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ کپڑا کشادہ ہو تنگ نہ ہو اس لئے کہ پردہ کا مقصود فتنے سے بچنا ہے جبکہ تنگ اور چست کپڑا جسامت کی حقیقت کو بتلاتا ہے، اور لوگوں کی نگاہوں کو ایسا لباس اچھا لگتا ہے یہیں سے فتنہ اور فساد کی چنگاریاں جنم لیتی ہیں۔
- پردہ کی پانچویں شرط یہ ہے کہ کپڑا خوشبودار اور معطر نہ ہو، اس لئے کہ عورت کے کپڑوں کی یہ خوشبو لوگوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ عورت کی طرف دیکھیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر کسی کے سامنے سے گزرتی ہے تا کہ وہ اس کی خوشبو کو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے۔

✿ پردہ کی چھٹویں شرط یہ ہے کہ عورت کے کپڑے مردوں کے کپڑوں کے مشابہ نہ ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگی۔

✿ پردہ کی ساتویں شرط یہ ہے کہ مسلمان عورت لباس کے پہننے میں کافر عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔

✿ پردہ کی آٹھویں شرط یہ ہے کہ جس لباس کو وہ پہنتی ہے اس سے لوگوں میں شہرت مقصود نہ ہو،یعنی اگر عورت محض لوگوں کو دکھانے کیلئے اچھے سے اچھے کپڑے پہنتی ہے تو یہ لباس اس کیلئے ذلت کا ذریعہ بنے گا، نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے پھر اسی میں اس کو دوزخ میں جلائیں گے۔

## عورتیں ایسی جگہ نہ کھڑی ہوں

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دروازوں کے پردے یا کھڑکیوں کے پیچھے سے کسی دلکش منظر کو دیکھنے، باراتیوں کے ناچ گانے کا نظارہ کرنے یا کسی کے جنازے کے جلوس کا مشاہدہ کرنے یا کسی سیاسی پارٹی کے غیر سنجیدہ جلوس کا جائزہ لینے کیلئے اس طرح کھڑی ہو جاتی ہیں کہ لوگ چور آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے گزرتے ہیں اور اس کو وہ بے پردگی ہی خیال نہیں کرتیں ،جبکہ ہر مذہب کا آدمی راستوں سے گزرتے ہوئے ان کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوتا ہوا جاتا ہے،اسی طرح بزرگوں کے مزارات پر ہزاروں عورتیں ایسی نظر آتی ہیں جو جگہ جگہ بے پردگی کے ساتھ بیٹھ کر ہنسی مذاق میں مصروف رہتی ہیں،بعض عورتیں ان مزارات کے قریب بے پردہ بیٹھ کر قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر واذکار بھی کرتی ہیں ایک طرف گناہ سرزد ہو رہا ہے تو دوسری طرف نیکی بھی چل رہی

ہے،اللہ کو بیک وقت راضی اور ناراض کرنے کی یہ ایک نادر مثال ہے،حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا خدا کی لعنت ہو اس پر جو دیکھے اور اس پر بھی جس کی طرف (اس کے اختیار یا بداحتیاطی کی وجہ) دیکھا جائے۔

# اسکاٹ عیسائی لباس ہے

عیسائی مشنری اسکولوں میں پڑھنے کے برے نتائج مسلمانوں میں بکثرت دیکھنے کو مل رہے ہیں (اس سلسلہ میں احقر نے اپنی ایک کتاب''ہم اپنے بچوں کو کہاں پڑھائیں'' میں بالتفصیل سمجھایا ہے) ان اسکولوں کے قوانین اوران کے یونیفارم کے لزوم نے آج ہزاروں مسلمان لڑکیوں کو بے حیائی کا لباس پہننے پر مجبور کردیا ہے،آج مسلمان گھرانوں میں عیسائیوں کا لباس عام ہو چکا ہے،لڑکیاں بلکہ عورتیں بھی اسکاٹ استعمال کرتی ہیں جو بدن پرخوب کس جاتا ہے اور بغل تک پورے ہاتھ، بازو اور پیروں سے گھٹنوں تک کا حصہ کھلا ہوا رہتا ہے اوراس میں ایک کپڑے کے علاوہ بدن پراور کچھ بھی بظاہرنہیں ہوتا ایسا بے حیائی اور بے پردگی کا لباس آج مسلمان بالغ ونابالغ لڑکیاں پہن کرسواریوں پر بیٹھ کر جب جاتی ہیں تو ان کی عریانیت کا پتہ چلتا ہے۔

کیا مسلمان باپ کی نظراپنی بیٹی کے اس بے شرم وبے حیالباس پرنہیں جاتی کہ کتنے لوگ راستوں،کالجوں اوراسکولوں میں اس کی لڑکی کی بے پردگی سے کس طرح لطف حاصل کرتے ہیں۔

وہ مسلمان عورت جس کو نبی رحمت ﷺ نے نابینا کے آنے پر بھی پردہ میں ہوجانے کی تعلیم دی آج اس عورت کے کھلے سراور چہرے اور پنڈلیاں اور بازو بلکہ جسم کا نصف سے زیادہ حصہ کھلا ہوا ہوتا ہے جسکا نظارہ بازاروں،میلوں اور پارکوں میں ہزاروں نگاہیں کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ امت کی ماؤں اور بہنوں کو پردہ کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**تمت بالخیر**